ہفت روزہ

خدام الدین لاہور

بیادگار:
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی
شیرانوالہ دروازہ لاہور

۲۷ رجب المرجب ۱۳۸۶ھ
۱۱ نومبر ۱۹۶۶ء

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ◎ لاہور

ہدیہ ۲۵ پیسے

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ مُوْسیٰ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَھُوَ بِحَضْرَۃِ الْعَدُوِّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّۃِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ" فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْھَیْئَۃِ فَقَالَ: یَا اَبَا مُوْسیٰ اَاَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ھٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ فَرَجَعَ اِلٰی اَصْحَابِہٖ فَقَالَ: اَقْرَأُ عَلَیْکُمُ السَّلَامَ" ثُمَّ کَسَرَ جَفْنَ سَیْفِہٖ فَاَلْقَاہُ، ثُمَّ مَشٰی بِسَیْفِہٖ اِلَی الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِہٖ حَتّٰی قُتِلَ" رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوبکر بن ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سُنا وہ دُشمن کی موجودگی میں فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنّت کے دروازے تلواروں کے سایہ کے نیچے ہیں، ایک خستہ حال آدمی کھڑا ہوُا اور دریافت کیا، کہ اے ابوموسیٰ! کیا تم نے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے۔ حضرت ابوموسیٰؓ نے کہا ہاں! (یہ سن کر) وہ شخص اپنے ساتھیوں میں آیا، اور کہا، کہ میں تم کو (آخری) سلام کرتا ہوں، یہ کہہ کر اس نے اپنی تلوار کے میان کو توڑ ڈالا، اور پھر اس کو پھینک دیا پھر تلوار لے کر دشمن کی طرف روانہ ہو گیا، اور اس سے قتال کیا، یہانتک کہ شہید ہوگیا (سبحان اللہ اللّٰھم ارزقنا حلاوۃ الایمان) اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ عَبْسٍ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جُبَیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَتَمَسَّہُ النَّارُ" رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

حضرت ابوعبس عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، کہ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ خدا کے راستہ میں کسی بندہ کے دونوں قدم غبار آلود ہو جائیں پھر ان کو آگ بھی چھوئے (بخاری)

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَا یَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَکٰی مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ حَتّٰی یَعُوْدَ اللَّبَنُ فِی الضَّرْعِ، وَلَا یَجْتَمِعُ عَلٰی عَبْدٍ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدُخَانُ جَھَنَّمَ" رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جو شخص خدا کے خوف اور خشیت سے رویا، وہ ہرگز جہنّم میں داخل نہیں ہو سکتا، یہاں تک کہ دودھ نکال لینے کے بعد پھر دودھ تھن میں لوٹ جائے اور خدا کے راستہ کا غبار اور جہنّم کا دھواں دونوں جمع نہیں ہو سکتے (یعنی جو اس غبار میں آلودہ ہو چکا ہے، وہ اس دھوئیں سے آلودہ نہ ہوگا)، ترمذی نے اس حدیث کو ذکر کیا، اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: عَیْنَانِ لَا تَمَسُّھُمَا النَّارُ: عَیْنٌ بَکَتْ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ، وَعَیْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ" رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرما رہے تھے کہ دو آنکھیں ایسی ہیں کہ ان کو دوزخ کی آگ نہیں چھوئے گی، ایک وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئی ہو، اور دوسری وہ آنکھ جس نے اللہ تعالےٰ کے راستہ میں رات بھر پہرہ دیا ہو، ترمذی نے اس حدیث کو ذکر کیا، کہا، حدیث حسن ہے۔

وَعَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ جَھَّزَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَفَ غَازِیًا فِیْ اَھْلِہٖ بِخَیْرٍ فَقَدْ غَزَا" مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے اللہ کے راستہ میں غازی کو (سامان) جہاد دیا، تو وہ بھی غازی ہے اور جس نے غازی کے اہل و عیال کی اس کے پیچھے خبرگیری کی، تو وہ بھی غازی ہے۔ (یعنی ان کے ثواب میں شامل ہے) (بخاری و مسلم)

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "اَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَمَنِیْحَۃُ خَادِمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ طَرُوْقَۃُ فَحْلٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ" رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمام صدقات میں بہتر صدقہ اللہ کے راستہ میں سایہ کے لئے ایک خیمہ دینا، اور ایک خادم اللہ کے راستہ میں (جہاد کرنے والے کو دینا، اور ایک نوجوان اونٹنی اللہ راستہ میں (مجاہد) کو دینا ہے۔ ترمذی نے اس روایت کو ذکر کیا، اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ **خدام الدین** لاہور

سالانہ گیارہ روپے
ششماہی چھ روپے

ایڈیٹر
مناظر حسین نظر
ٹیلی فون
۶۷۵۴۵

جلد ۱۲ — ۲۷ رجب المرجب ۱۳۸۶ھ بمطابق ۱۱ نومبر ۱۹۶۶ء — شمارہ ۲۶

خوفِ خدا ہی حقیقی اصلاح کا ضامن ہو سکتا ہے

گورنر مغربی پاکستان جنرل محمد موسیٰ نے اپنا حلف منصبی اٹھانے کے بعد اعلان کیا تھا کہ وہ اپنے آپ کو خدا اور خلقِ خدا کے سامنے جوابدہ سمجھتے ہیں۔ چنانچہ واقعات کو حالات کی شہادت یہی ہے کہ انہوں نے گذشتہ سوا مہینے میں اس عہد کی حتی المقدور لاج رکھی ہے اور اور اپنی طرف سے صوبے کی صورتِ حال کو بہتر بنانے اور امنِ عامہ کی راہ میں حائل بیشتر روکاوٹوں کو دُور کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔

راولپنڈی سے لاہور پہنچتے ہی انہوں نے خدا اور خلقِ خدا کے سامنے جوابدہ ہونے کے احساس کا مظاہرہ اس طرح کیا کہ صوبے بھر کے متقدر حاکموں کو لاہور میں طلب کیا اور ان پر یہ بنیادی حقیقت واضح کی کہ وہ لوگوں کے حاکم نہیں بلکہ خادم ہیں اور اُن کا یہ فرض ہے کہ وہ صوبے میں امنِ عامہ کی حالت کو بہتر بنائیں۔ پھر انہوں نے اس پروگرام پر خود عمل درآمد شروع کیا اور حکام کے لئے ایک مثال قائم کر دی جس کا صوبے کے عوام پر نہایت خوش گوار اثر مرتب ہوا اور لوگ ہر طرف ان کی مدح میں رطب اللسان نظر آنے ہیں۔

گورنر صاحب کی فرض شناسی، عوام دوستی اور عنداللہ اور عندالناس جوابدہی کی جو مثالیں اب تک سامنے آ چکی ہیں ان میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:-

(۱) عوام کی شکایات ذاتی طور پر سنیں اور جب عام لوگوں نے اس احساس کے ساتھ کہ گورنر صاحب عوامی تکالیف کے ازالے میں ذاتی دلچسپی لیتے ہیں کثیر تعداد میں رجوع کیا تو انہوں نے لوگوں کی حق تلفیوں کے ازالے کے لئے سیکرٹریٹ میں باقاعدہ دفتر شکایات قائم کرا دیا اور دو سیکشن آفیسر خاص طور پر اس کام کے لئے متعین فرما دیے۔ ساتھ ہی صوبے بھر کے حکام اور ضلعی سربراہوں کو بھی ہدایات جاری کر دیں کہ وہ بھی عوام کی شکایات سننے اور دُور کرنے کے لئے انہی خطوط پر اقدام کریں۔

(۲) دفاتر کی کارکردگی بنفس نفیس جا کر دیکھی تا کہ صاحب لوگ وقت کی پابندی کریں اور عوام سے حسن سلوک سے پیش آئیں۔

(۳) سماج دشمن عناصر اور غنڈوں کی سرکوبی کے لئے مؤثر قدم اُٹھایا اور بدنام غنڈوں اور رسہ گیروں کو بلا امتیاز اور بغیر کسی رو رعایت کیفرِ کردار تک پہنچانے کے احکامات صادر کئے۔

(۴) صوبے کے سب سے بڑے ہسپتال کا اچانک معائنہ کیا اور اصلاح احوال کی تحقیقات کرانے کے بعد ایک ہفتے کے اندر مناسب احکام جاری کر دیئے۔

(۵) حاکم و محکوم کے درمیان پردوں کو اُٹھانے کی خاطر ایک طرف عوام کی شکایات سُنیں اور دوسری طرف بغیر کسی رسمی تقریب کے یونیورسٹی کے طلبہ سے رابطہ قائم کیا اور اُن کے دل کی سُنیں اور اُن کے مسائل کی طرف ہمدردانہ توجہ کی۔

(۶) اشیاءِ ضرورت کی بڑھتی ہوئی گرانی کو روکنے اور نرخوں کو اعتدال کی سطح پر لانے کی سعی کی اور مناسب ہدایات جاری کیں۔

(۷) رشوت اور بدعنوانیوں کے خاتمہ کا وعدہ کیا اور عملاً ایک قابلِ تعریف فیصلہ بھی کر دیا۔ اب اس سلسلے میں بددیانت گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ افسروں اور ماتحت عملے کے خلاف تحقیقات کے تین ٹریبونل مقرر کر دیئے گئے ہیں اور گورنر صاحب کا چند روزہ سابقہ طرز عمل دیکھنے کے بعد یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ یہ منصفانہ فیصلہ بدعنوانیوں کا سر کچلنے کے لئے مؤثر حربہ ثابت ہو گا۔

اس کے علاوہ بھی کئی مثالیں غور و فکر کے بعد مل سکتی ہیں لیکن ان کے ذکر کا مقصد ہرگز یہ نہیں کہ کسی کو خوش کیا جائے یا کسی کی مدح سرائی اور خوشامد کر کے سند قبول حاصل کی جائے۔ "خدام الدین" کا دامن بحمد اللہ تعالےٰ اس مکروہ و قبیح فعل سے قطعی پاک ہے اور وہ خوشامد کے کاغذی نوشتوں سے اپنی پیشانی کو کسی طرح بھی داغدار نہیں کرنا چاہتا۔ ہمارا ماضی اس پر شاہد عدل ہے اور آئندہ کے لئے بھی ہم عہد کئے ہوئے ہیں کہ اپنے سابقہ طرز عمل کو کبھی ترک نہ کریں گے۔ یہاں بتانا صرف یہ مقصود ہے کہ "خدام الدین" اپنے ان کالموں میں اربابِ حکومت کو اکثر یہ مشورہ دیتا رہا ہے کہ اگر وہ اپنے آپ کو خدائے علیم و خبیر کے سامنے جوابدہ تصور کر لیں اور

(باقی بر صفحہ ۶)



۱۹ر رجب المرجب ۱۳۸۶ھ بمطابق ۳ر نومبر ۱۹۶۶ء

اللہ تعالیٰ کی اَن گِنت نعمتوں کا شکر بجا لائیے اور کثرت سے ذکر اللہ کیجئے

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ العالی

مرتب : خالد سلیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الّذین اصطفیٰ : امّا بعد : فاعوذ باللہ من الشّیطٰن الرّجیم، بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

اللہ تعالےٰ کا احسان ہے۔ کہ اس نے اپنے گھر میں حاضر ہو کر اپنی یاد کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ تعالےٰ اس نعمت کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ہزاروں لاکھوں ہمارے مسلمان بھائی ایسے ہوں گے جو اس وقت اللہ تعالےٰ کی نافرمانی میں مشغول ہوں گے۔ ان کو نماز کا خیال ہے نہ اللہ کی یاد کا۔ وہ بے حیائی اور برے کاموں اور نفس کی خواہشات کی پیروی میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ ایک وہ زمانہ تھا۔ کہ مسلمان قرآن و حدیث سے بے حد محبت رکھتے تھے۔ روزانہ صبح اٹھ کر نماز پڑھکر تلاوت قرآن مجید کرتے تھے۔ قرآن و حدیث کے درس سننے کا بے حد شوق تھا۔ نماز کو ترک کرنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ لیکن افسوس صد افسوس ہے کہ آج مسلمانوں کو قرآن و حدیث سے محبت ہی نہیں رہی (اِلَّا مَاشَاءَاللہ) نماز و ذکر اللہ کا خیال تک نہیں۔ آخرت کی نجات کی کوئی فکر نہیں۔ بس ان کو دنیا مقصود۔ دنیا محبوب اور دنیا مطلوب ہے۔ آج مسلمان چند روزہ عیش و عشرت حاصل کرنے میں مشغول و مصروف ہیں ابدی آرام و راحت کا کوئی خیال و پرواہ نہیں۔

آج مسلمانوں میں دینی حِس ختم ہوتی جاتی ہے۔ حضورؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ جو میرا اُمتی فساد کے زمانہ میں میری ایک سُنّت کو زندہ کرے گا۔ اس کو (۱۰۰) سو شہیدوں کے برابر اجرو ثواب ملے گا۔ جو اللہ تعالےٰ کو ہر وقت یاد رکھے گا۔ اس کا ذکر و شکر کرتا رہے گا۔ اللہ تعالےٰ اس کو کبھی نہیں بھلاتے گا۔ اور اس کی ہر مشکل کو حل کرے گا۔

محترم حضرات! ہمیں اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ اس نے ہمیں اپنا نام لینے کی توفیق عطا فرمائی یہ عبادت و ذکر اور نماز روزہ وغیرہ ہمارے فرائض میں داخل ہیں۔ ان کو ادا کرکے ہم کوئی اللہ تعالےٰ پر احسان نہیں کرتے۔ ہمیں کبھی ان عبادات پر غرور گھمنڈ نہیں کرنا چاہیئے۔ یاد رکھیں غرور و تکبّر کرنے والا اللہ تعالیٰ کو بہت ناپسند ہے۔ نجات محض اللہ تعالےٰ کے فضل پر ہو گی۔ اور فضل اس پر ہو گا جس سے اللہ تعالےٰ خوش ہوں گے۔ اس لئے ہمیں ہر حال اور ہر موقع پر اپنے پروردگار کو خوش کرنے کے کام کرنے چاہیئں حضور علیہ الصّلوٰۃ و السلام بے حدو حساب اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے۔ آپ راتوں کو جاگ کر بارگاہ الٰہی میں گڑگڑایا کرتے تھے۔ نماز پڑھتے۔ تلاوت کرتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے ایک مرتبہ کہا۔ کہ یا رسول اللہ آپؐ کو تو اللہ تعالےٰ نے بخش دیا ہے۔ آپؐ کیوں اتنی زیادہ عبادت کرتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا۔ کہ اے عائشہ رضؓ! کیا میں اللہ تعالےٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

آج ہم ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی ان گنت نعمتیں استعمال کرتے ہیں عمدہ غذا کھاتے ہیں۔ بہترین لباس پہنتے ہیں۔ ہمیں ہر طرح کے آرام و آسائش میسّر ہیں لیکن پھر عبادت نہیں کرتے۔ اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں نہیں جھکتے توبہ نہیں کرتے۔ اپنے گناہوں کی معافی نہیں مانگتے۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ ہم جتنی زیادہ نعمتیں استعمال کرتے ہیں۔ اتنا ہی زیادہ اللہ تعالیٰ کی یاد کریں۔ اس کی رضا مندی اور خوشنودی کے کام کریں۔ حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو اپنائیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطاء فرمائے! آمین۔

اللہ تعالےٰ نے ہمیں دنیا میں فقط اپنی عبادت کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ ہم یہاں پر اللہ تعالےٰ کو راضی کرنے اور توشۂ آخرت بنانے کے لئے آئے ہیں۔ ہمارا مقصدِ حیات احکام خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرنے اور اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے کام کرنا ہے۔

ہمیں چاہیئے کہ ہم اس دنیا سے آخرت کمائیں۔ صحت و دولت سے آخرت کو سنواریں۔ اولاد کو دین کی طرف لگا کر آخرت کو بہتر بنائیں۔

ہر وقت اور ہر حال میں ہمارا مقصود رضا الٰہی حاصل کرنا ہو۔ ہمیں صرف دنیا کی بہتری مقصود نہیں ہونی چاہیئے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ دنیا مردار ہے اور اس کے طلب کرنے والے مردار اور کتّے ہیں۔

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے۔ کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ اس دنیا میں جو کچھ ہم بوئیں گے آخرت میں وہی کاٹیں گے۔ اگر نیک کام کرینگے

باقی صفحہ ۱۸

خطبہ جمعہ
۲۰ر رجب المرجب ۱۳۸۶ھ بمطابق ۴ر نومبر ۱۹۶۶ء

انسان فقط عبادت کے لئے پیدا ہوا ہے

حضرت مولانا عبید اللہ انور مد ظلہ العالی

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ
اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ (س الذاریت رکوع ۳ پ ۲۷)
ترجمہ: اور میں نے جن اور انسان
کو جو بنایا ہے تو صرف اپنی بندگی
کے لئے۔

بزرگانِ محترم! آپ کارخانۂ
قدرت پر نگاہ دوڑائیں کہ یہ
حقیقت واضح طور سامنے آئے گی
کہ ساری کائنات اور اس کا
ذرّہ ذرّہ انسان کی خدمت پر
مامور ہے۔ ہوا اللہ تعالیٰ جل شانہٗ
کی دی ہوئی نہایت بیش قیمت نعمت
ہے جو بلا قیمت اور بلا ارادہ انسان
کو عطا ہوئی۔ دوسرے درجے پر
پانی ہے۔ یہ بھی بلا قیمت عطا
ہوا اور رحمت ایزدی نے زمین
و آسمان سے اس کے بہم پہنچانے
کا انتظام فرمایا۔ باقی رہا غذا کا
مسئلہ اس میں اگرچہ انسان کو زیادہ
مشقّت کرنی پڑتی ہے مگر اس کے
ارضی و سماوی سامان کا مہیّا کرنا
عین رحمتِ خداوندی ہے۔ اناج
کی پرورش کے لئے آسمان سے
پانی کا نزول، چاند اور سورج کی
روشنی، مختلف ہوائیں یہ سب سامان
رحمتِ الٰہی کا کرشمہ ہیں۔ اس
کے علاوہ مختلف حیوانات جو انسان
کی غذا میں صرف ہوتے اور
اس کی مختلف طریقوں سے خدمت
کرتے ہیں یہ سب انسان کیلئے
ہیں غرضیکہ کل کائناتِ ارضی وسماوی
انسان کے لئے ہے جیسا کہ ارشادِ
ربّانی ہے
خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا۔
یہ سب کچھ تمہارے ہی نفع کے
لئے پیدا کیا گیا ہے۔ مگر انسانی
پیدائش کی غرض و غایت فقط
عبادتِ الٰہی ہے جسے عارفِ رومی
نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے ؎
مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ ایں بخواں
جز عبادت نیست مقصود از جہاں

سب سے پہلے اور سب سے ضروری

ہمارے حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا
کرتے تھے کہ انسان کی یہ عادت
ہے کہ جس کام کے لئے کہیں جاتا
ہے تو سب سے پہلے وہ کام کرتا
ہے جس کے لئے وہاں گیا ہے
اور سب کاموں میں سب سے
ضروری اس کو سمجھتا ہے جس
کے کرنے کے لئے وہاں گیا
ہے مثلاً ایک شخص اپنے گاؤں
سے عدالت میں شہادت دینے
کے لئے کسی شہر میں جاتا ہے
جب اس شہر میں جائے گا تو
جو شخص اس سے پوچھے گا کہ
آج اس شہر میں کیوں آئے
ہو تو سب دوستوں کو بھی جواب
دے گا کہ میں عدالت میں ایک
شہادت دینے کے لئے آیا تھا۔
اس طرح ہر مرد و زن مسلمان کو
یہ سبق ہر دم یاد رکھنا چاہیئے کہ
میں اس دنیا میں محض عبادت کے
لئے آیا ہوں۔ پس جس طرح وہ
شخص سب سے پہلے عدالت میں شہادت
دینے کے لئے جائے گا۔ وہاں سے
فارغ ہونے کے بعد اگر کسی دوسرے
کام کا موقع مل گیا تو بہتر ورنہ اس
کام کو چھوڑ کر واپس آجائے گا۔
مثال کے طور پر جب شہر جا رہا
تھا بیوی نے چند سودے لانے کی
فرمائش بھی کر دی تھی جب خالی
ہاتھ واپس آتا ہے تو بیوی کو کہتا
ہے کہ میں تمہارے سودے کیسے
لاتا عدالت سے مجھے فراغت ہی
ایسے وقت میں ہوئی تھی کہ دوڑ
کر بمشکل گاڑی پر سوار ہو سکا
ہوں۔ اسی طرح یاد رکھئے کہ
ہر مسلمان مرد اور عورت کا فرض
ہے کہ اوّل اللہ تعالےٰ کی بندگی
کا نظام الاوقات (پروگرام) پورا
کرے۔ اس کے بعد وقت بچے
تو دنیا کا کام بھی بے شک کرے اور
نہ بچے تو دنیا کا کام رہ جائے تو
کوئی حرج نہیں۔ مگر عبادت جو
مقصود اصلی ہے وہ نہ رہنے پائے۔

حاصل

یہ نکلا کہ سب سے پہلا اور سب
سے ضروری کام یا فرض انسان کا
عبادت ہے۔ اس کے بعد جو
وقت بچے کسب معاش کے لئے
بیشک ہاتھ پاؤں مارے مگر بندگی
میں فرق نہ آنے دے۔
یاد رکھئے! اگر آپ نے اپنا فرض
اوّلیں ادا کر لیا تو اللہ تعالیٰ آپ کو

بھو کا ہرگز نہیں مارے گا۔ عبادت کرنا آپ کے ذمہ ہے اور رزق دینا حق تعالےٰ سبحانہٗ کی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے حلال کے تھوڑے رزق میں بھی برکت عطا فرما دیتا ہے اور اس سے آپ کی ضرورتیں پوری ہو جائیں گی۔

لیکن آپ اس آئینے میں موجودہ زمانے کے مردوں عورتوں کو دیکھئے تو ان کو عبادت گویا یاد ہی نہیں ہر ایک کے دل و دماغ سے روٹی روٹی کی صدا آرہی ہے جو کام کرنا چاہیے یعنی عبادت وہ کرتے ہیں اور جس کی فکر بعد از فراغت نمبر دوم ہونی چاہیئے تھی وہ نمبر اوّل پر لائے ہوئے ہیں اور اس کے لئے دن رات سرگرداں اور پریشان ہیں۔ لڑکے اور لڑکیوں کو کلمہ شہادت بھی نہ آئے تو کوئی حرج نہیں۔ مگر دھن یہی سوار ہے کہ دونوں بی۔ اے کر لیں اور باعزّت روٹی کما کر کھائیں۔

ے خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ انسان ایک بنیادی اور زبردست غلطی میں مبتلا ہو گیا ہے اور دنیا میں آکر اپنے مقصد اصلی کو نظر انداز کر بیٹھا ہے۔ بعض جیساکہ بیان ہو چکا روٹی کو مقصود بنائے ہوئے ہیں، بعضوں نے ناموری اور شہرت کو مقصود ٹھہرا لیا ہے۔ بعضوں لچھے دار تقریروں سے مجلس کو گرمانا عش عش کرانا اور واہ واہ نصب العین قرار دے لیا ہے۔ بعض اچھے اچھے مکان بنائے نہایت اعلیٰ لباس پہننے، نہایت حسین اور خوبصورت عورتوں سے نکاح کرنے اور عیش وعشرت کے تصوّرات میں گھلے جا رہے ہیں اور بعضوں نے افسروں سے ملاقاتیں کرنا حکام تک رسائی حاصل کرنا اور مختلف حیلوں بہانوں سے کام نکالنا ہی مقصود سمجھ لیا ہے حالانکہ اس کا اصل مطمعٔ نظر اور کی زندگی کی حقیقی غرض وظائف فقط عبادت الٰہی ہے اور باقی سب چیزیں ثانوی درجہ رکھتی ہیں۔

اے دنیا دارو! خوب سمجھ لو کہ آج یہ باتیں تمہیں کڑوی لگتی ہیں۔ اور آپ میں سے بعض لوگ حق گو علمائے کرام کو برا بھلا کہتے ہیں۔ لیکن کل جب حشر کا بازار گرم ہو گا تو تمہیں پچھتانا پڑے گا اور دنیا کا کوئی سازو سامان اور کرّوفر اس وقت تمہارے کام نہ آئے گا۔ وہاں جاکر تمہیں علماء کرام اور مبلّغین کی قدر محسوس ہو گی اور پھر تم یہ الفاظ کہتے ہوتے سنے جاؤ گے۔

لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا فِیْۤ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ (سورہ الملک رکوع ۱- پارہ ۲۹)

ترجمہ:۔ اگر ہم نے سنا سمجھا ہوتا تو ہم دوزخیوں میں نہ ہوتے۔ یادرکھو! بے دین طبقے کو اپنی حرکات پر یقیناً نادم ہونا پڑے گا۔ مگر وہاں یہ ندامت کسی کام نہ آئے گی پھر اس وقت کا تصوّر کرو کہ جب مالک الملک بے دین طبقے سے یہ سوال کرے گا!۔

اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِیْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝ (سورہ المومنون)

ترجمہ:۔ کیا تمہیں ہماری آیتیں نہیں جاتی تھیں۔ پھر تم انہیں جھٹلاتے تھے اور یہ اس کے جواب میں کہیں گے۔

رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ۝

ترجمہ:۔ اے ہمارے رب ہم پر ہماری بدبختی غالب آ گئی تھی اور ہم لوگ گمراہ تھے۔ اے رب ہمارے ہمیں اس سے نکال دے۔ اگر پھر کریں تو ہم بے شک ظالم ہوں گے۔

اس پر مالک الملک جل شانہٗ انہیں دھتکار دے گا۔ اور فرمائے گا۔

اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ۝

(سورہ المومنون رکوع ۶ پارہ ۱۸)

ترجمہ! اس میں پھٹکارے ہوئے پڑے رہو اور مجھ سے کلام نہ کرو۔

دُعا

ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنے مقصد اصلی کو پہچاننے اور عبادت خداوندی میں کماحقہٗ مشاغل رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور بے دین طبقے کو علمائے کرام کے سامنے زانوئے ادب تہ کرکے قرآن مجید کے پڑھنے سمجھنے اور اس کے بعد اس عمل کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

(آمین یا الہ العالمین)

بقیہ:- اداریہ

دلوں میں خوفِ خدا کی آبیاری کر لیں تو ساری برائیاں فقط اسی ایک عقیدے سے دور ہو سکتی ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے یہ جنس ان کے ہاں عنقا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ملک میں ہر طرف برائیوں نے پرے رکھے ہیں۔

نئے گورنر نے قسم اٹھائی تھی۔ کہ وہ اپنے آپ کو خدا اور خلقِ خدا کے سامنے جوابدہ خیال کریں گے اور اور ان کے اسی عزم اور تصور کا نتیجہ ہے کہ خدا ان سے بعض اچھائیاں سرزد کرا رہا ہے اور مخلوق خدا میں وہ روز بروز مقبول ہو رہے ہیں۔ ہم صوبے کے دوسرے افسروں کو بھی مشورہ دیتے ہیں۔ کہ وہ اپنے آپ کو خدا اور مخلوق کے سامنے جوابدہ خیال کریں اور خوفِ خدا کو اپنے دلوں میں جگہ دیں۔ تاکہ ایک طرف ملک کی حالت بہتر ہو جائے اور دوسری طرف ان کی اپنی آخرت بھی سدھر جائے۔

اس موقع پر ہم اپنے گورنر سے یہ گذارش کر دینا بھی ضروری خیال کرتے ہیں کہ وہ صوبے میں امن عامہ کی بحالی اور دیگر برائیوں ... اور بد عنوانیوں کے انسداد کی تدابیر کے ساتھ عوام کے اخلاق و کردار کی پستی و گراوٹ کے اسباب دور کرنے کی طرف بھی متوجہ ہوں اور بے حیائی، عریانی اور خلاف اسلام حرکات کا سدّباب کرنے کا بھی اہتمام کریں۔ کیونکہ اس کے بغیر ان کی ہر کوشش جلد یا بدیر عبث ثابت ہو گی۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ جب تک لوگوں کے اخلاق و کردار کی اصلاح نہیں ہوتی اور عوام و حکام کے دلوں میں خوفِ خدا جڑیں نہیں پکڑتا اس وقت تک حقیقی اصلاح ناممکن ہے۔ وَمَا عَلَيْنَاۤ اِلَّا الْبَلٰغُ

مدرسہ عربیہ مخزن العلوم والفیوض عیدگاہ خانپور (بہاولپور ڈویژن) میں

جمعۃ المبارک ۲۷ رجب المرجب کو بخاری شریف کا ختم ہو رہا ہے جس میں تقسیم اسناد ہو گی احباب نوٹ فرمالیں۔

مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب کا واہ کینٹ میں

درسِ قرآن

امام الانبیا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ پوچھا ایک دن ایک شخص نے "سب سے بڑا بخیل اور کنجوس کون ہے؟" صحابہ نے مختلف رائیں دیں۔ کسی نے کہا جو پیسے نہ دیتا ہو۔ روٹی نہ کھلاتا ہو۔ فرمایا "نہیں سب سے بڑا کنجوس اور سب سے بڑا بخیل وہ ہے۔ جس کے سامنے میرا نام آئے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے"۔ پڑھ لیجئے ایک دفعہ درود شریف آپ بھی۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اور صحابی کا نام آئے تو "رضی اللہ عنہ کہو" ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ، عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ کیوں کہ قرآن نے فرمایا۔ لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ ط میں ان سے راضی ہو گیا جنھوں نے بیعت کی جنابؐ کے ہاتھ پر، حدیبیہ کے مقام پر، اس پودے کے نیچے بیٹھ کر۔ خدا نے قسم کھا کر فرمایا۔ لَقَدْ۔ یہ لام کا کلمہ جو آتا ہے۔ عربی زبان میں کسی عالم نحو سے پوچھ لیجئے لَ اور قَدْ جب دونوں اکھٹے آ جائیں تو معنیٰ ہوتا ہے قسم کا۔ اللہ فرماتے ہیں مجھے اپنی ذات کی قسم ہے۔ کہ میں راضی ہو چکا ہوں ان مسلمانوں سے جنہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی شجرۂ رضوان کے نیچے بیٹھ کر۔ جب خدا راضی ہو گیا۔ تو ہم کیوں نہ کہیں رضی اللہ عنہ؟ یہ جملہ خبریہ ہے جملہ دعائیہ نہیں ہے۔ یعنی ہم خبر دیتے ہیں۔ کہ اللہ ان سے راضی ہو چکا ہے۔ ہم دعا نہیں کرتے کہ اللہ ان سے راضی ہو۔ ہماری کیا طاقت ہے۔ کہ ہم سفارش کریں صحابہؓ کے متعلق؟ یاد رکھا کریں۔ ایک ہے خبر دینا، ایک ہے جملہ دعائیہ ہم جو کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ تو یہ خبر دینا ہے۔ کہ وہ صدیق جس سے خدا راضی ہو چکا۔ وہ عمر جس سے خدا راضی ہو چکا۔ وہ عثمان جس سے خدا راضی ہو چکا۔ وہ علی جس سے خدا راضی ہو چکا۔ رَضِیَ اللّٰہُ تعالےٰ عَنْھُمْ وَعَنْ کُلِّ الصَّحَابَۃِ اَجْمَعِیْنَ ط

اور جب کسی نیک بندے کا نام لو تو اس پر اللہ کی رحمتیں کہو۔ کسی اللہ کے ولی کا نام لو "سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ" سیدنا حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ، اولیاء حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ، "داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ" علاؤالدین صابر رحمۃ اللہ علیہ" جتنے اہل اللہ گزرے ہیں، علمائے برحق، ان کے جب نام لو تو رحمۃ اللہ علیہ کہو۔ یہ ہیں آداب یہ ہے تعظیم شعائر اللہ۔ بھائی ہمارا کیا رشتہ ہے مولانا لاہوری کے ساتھ ہمارا کیا رشتہ ہے حضرت مدنی کے ساتھ؟ ہمارا کیا رشتہ ہے سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کے ساتھ۔ ہمارا کیا رشتہ ہے؟ خواجہ غریب النواز اجمیری کے ساتھ۔ کوئی رشتہ ہے ہمارا؟ کوئی جوڑ ہے ہمارا؟ کوئی ربط ہے؟ کیوں تعظیم کرتے ہیں؟ وہ اللہ کے نیک بندے تھے۔ اللہ کے ولی تھے۔ اللہ کا دین لے کر آئے تھے۔ اللہ کا دین دنیا میں چمکایا۔ آج ہماری زبانیں مجبور ہیں۔ کہ ہم ان کا نام احترام کے ساتھ لیں۔ اگر احترام دِلوں سے نکل جائے۔ تو میرے بزرگو! پھر عمل نہیں آ سکتا۔ اس لئے قرآن مجید میں فرمایا۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو! میری بات کو ماننے والو۔ لَاتُحِلُّوْا۔ مت حلال سمجھو۔ یعنی مت بے ادبی کرو۔ شَعَائِرَ اللّٰہِ۔ اللہ کی نشانیوں کی۔ وَلَاالشَّھْرَ الْحَرَامَ۔ اور نہ حلال سمجھو، نہ بے ادبی کرو۔ عزت والے اور حرمت والے مہینے کی۔ وَلَاالْھَدْیَ اور نہ حلال سمجھو، نہ بے ادبی کرو، قربانی دینے والے جانور کی۔ وَلَاالْقَلَآئِدَ۔ اور نہ حلال سمجھو، نہ بے ادبی کرو قلائد کی۔ قلائد جمع ہے قلیدہ کی۔ میں ابھی عرض کروں گا۔ یہ وہ پٹے ہوتے تھے۔ جو قربانی کے جانور کے گلے میں باندھ دیا کرتے تھے عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے اون کی رسیاں بنائیں۔ امام الانبیاءؑ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی قربانیوں کے لئے۔ جو قربانی کے جانور کے گلے میں ڈال دیا کرتے تھے۔ ھَدِیْ کہتے ہیں حج کی قربانی کے جانور کو۔ امام الانبیاءؑ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے مقدّس زمانہ میں اور اب بھی اجازت ہے کہ جب کوئی آدمی حج کو جاتا تھا تو اپنے ساتھ قربانی لے جاتا تھا۔ جو کہ زمینِ حرم میں ذبح کی جاتی۔ اسے کہتے ہیں ھَدْیْ۔ اور پھر اس کی نشانی کیا ہوتی تھی؟ جو اونٹ ہوتا تھا اس کو نحر کر دیتے تھے۔ نحر کا معنیٰ یہ ہوتا تھا۔ کہ اس کے کوہان سے تھوڑا سا خون نکال دیتے تھے۔ خون لگ جاتا تھا۔ تاکہ راستے میں وہ کسی کو مِل جائے تو کوئی کافر بھی اس کے ساتھ نہیں چھیڑتا تھا۔ کہ یہ وہ اونٹ ہے۔ جو مکّے میں جا کر ذبح ہو گا۔ بکری کے گلے میں وہ ڈل دیتے تھے۔ اون کی لال رسّی سی رنگدار تاکہ دیکھنے والا یہ سمجھ لے کہ

یہ وہ بکری ہے۔ کہ خدا کے نام پر نام زد ہو چکی ہے۔ اب اس کے ساتھ چھیڑنا گناہ ہے۔ یعنی کافر بھی اس کی تعظیم کرتے تھے۔ قرآن مجید نے مسلمانوں کو سمجھایا۔ کہ تم شعائر اللہ کو حلال مت سمجھو۔ تم ہَدِیٰ کو حلال مت سمجھو۔ حلال کا معنیٰ کیا۔ اس کی بے ادبی مت کرو۔ اور قلائد کی بے ادبی نہ کرو۔ قلائد سے مراد رسیاں یا وہ چھوٹے جانور جیسے کہ بکری ہو گئی، بکری کے گلے میں وہ ہار ڈالا جاتا تھا۔ یا یہ بھی ہے۔ کہ ہو سکتا ہے۔ کہ بکری کے گلے میں وہ ہار سا ڈال دیا گیا۔ رسّی سی ڈال دی گئی اون کی۔ اس اُون کی بھی بے ادبی نہ کرو۔ کیونکہ وہ بھی متعلق ہو چکی ہے۔ اس جانور کے ساتھ، جو جانور خدا کے نام پر نام زد ہو چکا ہے۔ وَلَا آمِّينَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ اور نہ تم قتل کرو، نہ تم لڑو ان لوگوں کے ساتھ۔ جو ارادہ کرنے والے ہیں۔ عزّت والے گھر کا۔ اس سے مراد شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے اور دوسرے علمائے اسلام نے بھی، کہ جب اسلام آیا، مسلمان کافی ہو گئے اور یہ وہ لوگ تھے۔ جو مکّہ مکرمہ میں رہنے والے تھے۔ مکّے سے نکالے گئے تھے۔ اور کچھ لوگ ایسے بھی تھے۔ جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ لیکن حج ایسی عبادت ہے میرے بزرگو! بیت اللہ کو اللہ نے یہ شرف بخشا ہے۔ کہ یوم اوّل سے لے کر آج تک یہ آباد رہتا ہے۔ بعض تفسیروں میں آتا ہے۔ وَالطُّورِ ۝ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ ۝ فِي رَقٍّ مَنْشُورٍ ۝ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ ۝ بیت معمور کی تفسیر میں دو قول ہیں۔ بعض علماء تو فرماتے ہیں۔ کہ وہ خانہ کعبہ ہے جو آسمان پر اس بیت اللہ کے مقابلے میں ہے۔ اس بیت اللہ کا طواف انسان اور جن کرتے ہیں اور اس بیت اللہ کا طواف اللہ کے فرشتے کرتے ہیں۔ اور دوسرا قول یہ ہے۔ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ وہ گھر جو ہمیشہ آباد رہتا ہے۔ یہ بھی صفت ہے۔ خانے کعبے کی جو زمین پر ہے۔ یہ خانہ کعبہ ہمیشہ آباد رہتا ہے۔ کسی وقت بھی عبادت گذاروں سے خالی نہیں ہوتا۔ دوستوں نے دیکھا ہو گا۔

میں ۱۹۵۲ء میں جب گیا۔ یہ وہ وقت تھا کہ جس کی گرمی میں اور جس کی لُو میں کئی حاجی صاحبان وہاں پر شہید ہو چکے تھے۔ تو میں نے دیکھا بارہ بجے یعنی ہمارے ہاں جب بارہ بجتے ہیں۔ اس وقت بڑی گرمی کا وقت ہوتا ہے۔ تو ان دنوں میں اتنی شدید گرمی میں ہم آکر بیٹھ جاتے تھے۔ حرم کے برآمدوں میں اور گرمی کی وجہ سے ہم وہاں بھی نڈھال ہوتے تھے۔ تو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ بزرگو! نوجوانوں کو، بوڑھوں کو، بچوں کو، عورتوں کو، اس گرمی میں بھی بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں۔ حالانکہ شدید گرمی تھی، پاؤں انسان کے جلتے تھے۔ سر جلتا تھا۔ لیکن میں نے دیکھا کہ دیوانہ وار اللہ کے گھر کا طواف کر رہے ہیں۔ جسے اللہ عزّت دے۔ اس کی عزّت کون مٹا سکتا ہے؟

باقی صلا پر

قسط چہارم

روح القرآن

ایم عبد الرحمن لودھیانوی

ایمان بالملٰئکہ

وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِیْدًا ۝ پ ۵ ع ۱۷ سورۃ النساء آیت ۱۳۶

ترجمہ:۔ اور جو کوئی اللہ اور اس کے فرشتوں پر اور کتابوں پر اور رسولوں پر اور قیامت کے دن پر ایمان نہ لاتے وہ بہک کر دور جا پڑا۔

فرشتے خدا تعالےٰ کی ایک مخلوق ہیں۔ نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ ہماری نظروں سے غائب ہیں نہ مرد ہیں نہ عورت، خدا کی نافرمانی اور گناہ نہیں کرتے جس کاموں پر خدا نے ان کو مقرر کیا ہے انہیں میں لگے رہتے ہیں۔

فرشتوں کی گنتی خدا تعالےٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہاں اتنا معلوم ہے کہ فرشتے بہت ہیں۔ اور ان میں چار فرشتے مقرب اور مشہور ہیں

(۱) حضرت جبرئیل علیہ السلام جو خدا تعالیٰ کی کتابیں اور احکام و پیغام پیغمبروں کے پاس لاتے تھے۔

(۲) حضرت اسرافیل علیہ السلام جو قیامت میں صور پھونکیں۔

(۳) حضرت میکائیل علیہ السلام جو بارش کا انتظام کرنے اور مخلوق کو روزی پہنچانے کے کام پر مقرر ہیں۔

(۴) حضرت عزرائیل علیہ السلام جو مخلوق کی جان نکالنے پر مقرر ہیں۔

آیات قرآنیہ

اِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً ۭ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِی الْاَرْضِ وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ ۭ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

(پارہ ۱۔ رکوع ۴ سورہ بقرہ آیت ۳۰)

(ترجمہ) اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں ایک نائب بنانے والا ہوں، فرشتوں نے کہا۔ تو زمین میں اس کو قائم کرتا ہے۔ جو اس میں فساد کرے اور خون بہاتے اور ہم تیری خوبیاں پڑھتے ہیں اور تیری پاک ذات کو یاد کرتے ہیں

۲۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ۭ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (پ ۲۲ ع ۴ سورہ احزاب آیت ۵۶)۔

(ترجمہ) بے شک اللہ اور اس کے فرشتے رسول پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی اس پر رحمت بھیجو اور سلام بھیجو سلام کہہ کر۔

۳۔ وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالْکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ ۚ پ ۲ ع ۶ (سورہ بقرہ ۱۷۷)

ترجمہ:۔ اور لیکن بڑی نیکی تو یہ ہے۔ کہ اللہ پر، اور قیامت کے دن پر، اور فرشتوں پر، اور سب کتابوں پر، اور پیغمبروں پر ایمان لاتے۔

۴۔ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًاۢ بِالْقِسْطِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ پ ۳ ع ۱۰ (سورہ آل عمران آیت ۱۸)

ترجمہ:۔ اللہ نے گواہی دی کہ کسی کی بندگی نہیں سوائے اس کے، اور فرشتوں نے اور علم والوں نے بھی گواہی دی کہ وہی حاکم ہے انصاف کا، اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں وہی زبردست اور حکمت والا ہے۔

۵۔ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ یَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ۭ پ ۱۳ ع ۸ سورہ رعد آیت ۱۱

ترجمہ:۔ اس کے پہرہ والے ہیں۔ بندہ کے آگے سے اور پیچھے سے۔ اللہ کے حکم سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں۔

۶۔ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْهِمْ مِّنْ کُلِّ بَابٍ ۚ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ ۭ پ ۱۳ ع ۹ سورہ رعد آیت ۲۲،

ترجمہ:۔ اور فرشتے ان کے پاس ہر دروازہ سے آئیں گے۔ تم پر سلامتی کہیں گے اس کے بدلے کہ تم نے صبر کیا۔ سو خوب ملا عاقبت کا گھر۔

۷۔ یُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِکَۃَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ۝ پ ۱۴ ع ۷ سورہ نحل آیت ۲

(ترجمہ) اللہ:۔ فرشتوں کو بھید دے کر اتارتا ہے اپنے حکم میں سے اپنے بندوں میں جس پر چاہے کہ خبردار کر دو یہ کہ میرے سوا کسی کی بندگی نہیں۔ سو مجھ سے ڈرو۔

۸۔ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ کُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ (پ ۳ ع ۲۲ سورہ القدر آیت)

ترجمہ:۔ فرشتے اور جبرئیل اس رات میں اپنے رب کے حکم سے اترتے ہیں۔ ہر کام پر سلامتی ہے

۹۔ وَقَالَ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا الْمَلٰٓئِکَۃُ اَوْ نَرٰی رَبَّنَا ۝ (پ ۱۹ ع ۱ سورہ فرقان آیت ۲۱)

ترجمہ:۔ اور وہ لوگ (جو ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے) بولے کیوں نہ ہم پر فرشتے اترے یا ہم اپنے رب کو دیکھ لیتے۔

۱۰۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا اُولِیْٓ اَجْنِحَۃٍ مَّثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۭ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ (پ ۲۲ ع ۱۳ سورہ فاطر آیت ۱)

ترجمہ:۔ سب خوبی اللہ کو ہے جس نے آسمان اور زمین بنا نکالے۔ جس نے فرشتوں کو پیغام لانے والا ٹھہرایا۔ ان کے پر دو دو اور تین تین، اور چار چار ہیں۔ پیدائش میں جو چاہے بڑھا دے بے شک اللہ ہر چیز کر سکتا ہے۔

۱۱۔ وَتَرَی الْمَلٰٓئِکَۃَ حَآفِّیْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِیْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ (پ ۲۴ ع ۵ سورہ زمر آیت ۷۵)

ترجمہ:۔ اور تو فرشتوں کو عرش کے گرد گھیر رہے ہوتے دیکھے۔ اپنے رب کی تسبیح اور خوبیاں بولتے ہیں اور ان میں انصاف کا فیصلہ ہوتا ہے۔ اور یہی بات

کہتے ہیں کہ سب خوبی اللہ کو ہے۔ جو سارے جہان کا رب ہے۔

۱۱۔ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْہِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۵ (پ ۲۴ ع ۱۸ سورہ حٰم السجدہ آیت ۳۰)

ترجمہ:۔ تحقیق جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اسی پر قائم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ تم نہ ڈرو اور نہ غم کھاؤ اور اس بہشت کی خوشخبری سنو۔ جس کا تم سے وعدہ تھا۔

۱۲۔ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّہِمْ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَلَآ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۵ (پ ۲۵ ع ۲ سورہ شوریٰ آیت ۵)

ترجمہ:۔ اور فرشتے اپنے رب کی پاکی اور خوبیاں بیان کرتے ہیں اور زمین والوں کے گناہ بخشواتے ہیں۔ خبردار! وہی ہے معاف کرنے والا مہربان۔

۱۳۔ فَکَیْفَ اِذَا تَوَفَّتْہُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْہَہُمْ وَاَدْبَارَہُمْ ۵ (پ ۲۶ ع ۷ سورہ محمد آیت ۲۷)

ترجمہ:۔ پھر کیسا حال ہوگا جب انکے منہ اور پیٹھ پر فرشتے مارتے مارتے ان کی جانیں نکال لیں گے۔

۱۴۔ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ اِلَیْہِ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ ۵ (پ ۲۹ ع ۷ سورہ المعارج آیت ۴)

ترجمہ:۔ فرشتے اور روح اس کی طرف چڑھیں گے۔ اس دن جس کا لنباؤ پچاس ہزار برس ہے۔

۱۵۔ وَمَآ اَدْرٰکَ مَا سَقَرُ ۵ لَا تُبْقِیْ وَلَا تَذَرُ ۵ لَوَّاحَۃٌ لِّلْبَشَرِ ۵ عَلَیْہَا تِسْعَۃَ عَشَرَ ۵ وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِکَۃً وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَہُمْ اِلَّا فِتْنَۃً

(پارہ ۲۹ رکوع ۱۵ سورہ المدثر آیت ۲۷-۳۰)

ترجمہ:۔ اور تو کیا سمجھا؟ کیسی ہے وہ آگ؟ جو نہ باقی رکھے نہ چھوڑے۔ آدمیوں کو جلا دینے والی ہے اس پر انیس فرشتے مقرر ہیں اور ہم نے دوزخ پر جو داروغے رکھے ہیں وہ فرشتے ہی ہیں۔ اور ان کی گنتی جانچنے کے لئے رکھی ہے۔

۱۶۔ وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّکَ اِلَّا ہُوَ (پ ۲۹ ع ۱۵ سورہ مدثر آیت ۳۱)

ترجمہ:۔ اور تیرے رب کے لشکروں کو سوائے خدا کے اور کوئی نہیں جانتا۔

۱۷۔ وَاِنَّ عَلَیْکُمْ لَحٰفِظِیْنَ ۵ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ ۵ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۵ (پ ۳۰ ع ۷ سورہ انفطار آیت ۱۰ تا ۱۲)

ترجمہ:۔ اور بے شک تم پر نگہبان مقرر ہیں جو عزت والے، عمل لکھنے والے ہیں اور جو کچھ تم کرتے ہو اس کو جانتے ہیں۔

۱۸۔ عَلَیْہَا مَلٰٓئِکَۃٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَہُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ۵ (پ ۲۸ ع ۱۹ سورہ التحریم آیت ۶)

ترجمہ:۔ (اس پر دوزخ) تندخو زبردست فرشتے مقرر ہیں جو بات اللہ فرماتے وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہ وہی کام کرتے ہیں جو ان کو حکم ہو۔

۱۹۔ وَنَادَوْا یٰمٰلِکُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّکَ قَالَ اِنَّکُمْ مّٰکِثُوْنَ ۵ (پ ۲۵ ع ۱۳ سورہ زخرف آیت ۷۷)

ترجمہ:۔ اور پکاریں گے اے مالک (داروغہ دوزخ) کہیں تیرا رب ہم پر موت ڈال دے۔ وہ کہیگا۔ تم کو ہمیشہ رہنا ہے۔

۲۰۔ قُلْ یَتَوَفّٰکُمْ مَّلَکُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُکِّلَ بِکُمْ ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمْ تُرْجَعُوْنَ ۵ (پ ۲۱ ع ۱۴ سورہ السجدہ آیت ۱۱)

ترجمہ:۔ تو کہہ۔ تم کو موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے قبض کر لیتا ہے۔ تم پھر اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

۲۰۔ وَمَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّکَلِّمَہُ اللّٰہُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا فَیُوْحِیَ بِاِذْنِہٖ مَا یَشَآءُ اِنَّہٗ عَلِیٌّ حَکِیْمٌ ۵ (پ ۲۵ ع ۶ سورہ شوریٰ آیت ۵۱)

ترجمہ:۔ کسی آدمی کی طاقت اللہ سے باتیں کرنے کی نہیں ہے۔ مگر اشارہ سے یا پردہ کے پیچھے سے، یا کوئی پیغام لانے والا بھیجے پھر وہ اس کے حکم سے پہنچا دے جو وہ چاہے تحقیق وہ سب سے اوپر ہے۔ اور حکمتوں والا ہے۔

۲۱۔ مَنْ کَانَ عَدُوًّا لِّلّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَرُسُلِہٖ وَجِبْرِیْلَ وَمِیْکٰىلَ فَاِنَّ اللّٰہَ عَدُوٌّ لِّلْکٰفِرِیْنَ ۵ (پ ۱ ع ۱۲ سورہ بقرہ آیت ۹۸)

ترجمہ:۔ جو کوئی اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے پیغمبروں کا اور جبرائیل اور میکائیل کا دشمن ہووے۔ تو اللہ ان کافروں کا دشمن ہے۔

۲۲۔ وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰہِیْمَ بِالْبُشْرٰی قَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ ۵ (پ ۱۲ ع ۷ سورہ ہود آیت ۶۹)

ترجمہ:۔ اور البتہ ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ابراہیمؑ کے پاس خوشخبری لے کر آچکے ہیں وہ سلام بولے وہ بولا سلام، پھر جلدی ہی ایک بچھڑا تلا ہوا لے آیا۔

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِہِمْ وَضَاقَ بِہِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ ہٰذَا یَوْمٌ عَصِیْبٌ ۵ (پ ۱۲ ع ۷ سورہ ہود آیت ۷۷)

ترجمہ:۔ اور جب ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) لوطؑ کے پاس پہنچے تو وہ ان کے آنے سے غمگین ہوا اور دل میں تنگ ہوا اور بولا آج بڑا سخت دن ہے

۲۵۔ اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ ۵ ذِیْ قُوَّۃٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ ۵ مُّطَاعٍ اَمِیْنٍ ۵ (پ ۳۰ ع ۶ سورہ تکویر آیت ۱۹-۲۰)

ترجمہ:۔ بے شک یہ ایک بھیجے ہوئے عزت والے کا قول ہے۔ جو قوت والا ہے عرش کے مالک کے پاس درجہ پانے والا ہے۔ سب کا مانا ہوا وہاں کا معتبر ہے۔

۲۶۔ وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ ..... ثُمَّ نُفِخَ فِیْہِ اُخْرٰی فَاِذَا ہُمْ قِیَامٌ یَّنْظُرُوْنَ۔

(پ ۲۴ ع ۴ سورہ زمر آیت ۶۸)

ترجمہ:۔ اور صور میں پھونکا جاتے تو بے ہوش ہو جائے جو کوئی آسمانوں میں اور زمین میں ہے۔ مگر جس کو اللہ چاہے پھر دوسری بار پھونکی جاتے تو وہ فوراً ہر طرف دیکھتے کھڑے ہو جائیں۔

وَالْمَلَکُ عَلٰٓی اَرْجَآئِہَا وَیَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّکَ فَوْقَہُمْ یَوْمَئِذٍ ثَمٰنِیَۃٌ ۵

(پ ۲۹ ع ۵ سورہ الحاقہ آیت ۱۷)

ترجمہ:۔ اور فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے اور اس دن آٹھ شخص تیرے رب کا تخت اپنے اوپر اٹھائیں گے۔

۲۸۔ وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۵ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۵ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۵ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۵

(پ ۳۰ ع ۳ سورہ النّٰزعٰت۔ آیت ۱-۵)

ترجمہ:۔ قسم ہے غوطہ لگا کر گھسیٹنے والوں

کی اور بند چھڑانے والوں کی کھول کر اور تیزی سے پیرنے والوں کی اور دوڑ کر آگے بڑھنے والوں کی۔ پھر حکم سے جو عالم تکوین کی تدبیر و انتظام پر مسلط ہیں

اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ۝ (پ ۴ ع ۴) سورہ آل عمران

ترجمہ:۔ جب تو مسلمانوں کو کہنے لگا کیا تم کافی نہیں کہ تمہارا رب آسمانوں سے اترنے والے تین ہزار فرشتے تمہاری مدد کو بھیجے

خلاصہ: اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات نور سے پیدا کرکے ان کو ہماری نظروں سے چھپا دیا ہے۔ ان کو فرشتے کہتے ہیں۔ بہت سے کام ان کے سپرد ہیں۔ وہ بھی اللہ کے احکام کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے جس کام میں انہیں لگا دیا ہے اسی میں لگے رہتے ہیں۔ ان کی گنتی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

ہر بندہ کے ساتھ خدا کے فرشتے مامور ہیں جن میں بعض اس کے سب اگلے پچھلے اعمال لکھتے ہیں اور بعض خدا کے حکم کے موافق ان بلاؤں کو دفع کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ جن سے حق تعالیٰ بندہ کو بچانا چاہتا ہے۔

ان فرشتوں کو کراماً کاتبین کہتے ہیں جو نہ خیانت کرتے ہیں نہ کوئی عمل لکھے بغیر چھوڑتے ہیں نہ ان سے تمہارے اعمال پوشیدہ ہیں۔ یقیناً ہر شخص کے اعمال اس کے آگے آئیں گے اور اس کا اچھا یا برا پھل چکھنا پڑے گا۔ صُور پھونکنے والا فرشتہ اسرافیل ہے جو حکم الٰہی کے انتظار میں صور لئے تیار کھڑا ہے

خدا کے پاک فرشتے ہر طرف سے ہدایا اور تحفے لے کر نیک لوگوں یعنی جنتیوں کی تعظیم و تکریم کے لئے حاضر ہوکر سلام عرض کریں گے۔ ایسے مستقیم الحال بندوں پر موت کے قریب اور قبر میں پہنچ کر اور اس کے بعد قبروں سے اٹھتے کے وقت اللہ کے فرشتے اترتے ہیں جو تسکین و تسلی دیتے اور جنت کی بشارتیں سناتے ہیں۔

دوزخ کے فرشتے مجرموں کو نہ رحم کھاکر چھوڑیں نہ ان کی زبردست گرفت سے کوئی چھوٹ کر بھاگ سکے۔ فرشتے نہ حکم الٰہی کی خلاف ورزی کرتے ہیں نہ اس کے احکام بجا لانے میں سستی اور دیر ہوتی ہے۔

فرشتے باوجود مقربین بارگاہ ہونے کے ذرا شیخی نہیں مارتے وہ اپنے پروردگار کی بندگی اور غلامی کو فخر سمجھتے ہیں۔ وظائف عبودیت کے ادا کرتے میں کبھی سستی یا کاہلی کو راہ نہیں دیتے۔ شب وروز اس کی تسبیح و یاد میں لگے رہتے ہیں۔ نہ تھکتے ہیں نہ اکتاتے ہیں۔ بلکہ تسبیح وذکر ہی ان کی غذا ہے جس طرح ہم ہر وقت سانس لیتے ہیں اور دوسرے کام بھی کرتے رہتے ہیں یہی کیفیت ان کی تسبیح و ذکر کی سمجھو۔ وہ کسی کام پر مامور ہوں۔ کسی خدمت کو بجا لا رہے ہوں ایک منٹ ادھر سے غافل نہیں ہوتے۔

اللہ بھی نبی کریمؐ پر صلوٰۃ بھیجتا ہے یعنی رحمت و شفقت کے ساتھ آپ کی ثناء اور اعزاز و اکرام کرتا ہے کرتا ہے۔ اللہ کی صلوٰۃ رحمت بھیجنا ہے اور فرشتوں کی صلوٰۃ استغفار کرنا ہے اور مومنین کی صلوٰۃ دعا کرنا ہے۔

اب عرش عظیم کو چار فرشتے اٹھا رہے ہیں جن کی بزرگی اور کلائی کا علم اللہ ہی کو ہے اور قیامت کے دن ان چار کے ساتھ چار اور فرشتے لگیں گے

بعض فرشتے انبیاء کے پاس اللہ کا پیغام لاتے ہیں جیسے جبرئیل علیہ السلام اور بعض دوسرے جسمانی و روحانی نظام کی تدبیر وتشکیل پر مامور ہیں۔ بعض فرشتوں کے دو پر اور بعض کے تین۔ بعض کے چار ہیں حدیث میں ہے کہ جبرئیل کے چھ سو بازو ہیں بعض فرشتے روحوں کو لے کر زمین سے آسمان کی طرف اس تیزی اور سہولت سے چلتے ہیں گویا بے روک ٹوک پانی پر تیر رہے ہیں پھر ان روحوں کے متعلق جو حکم ہوتا ہے اس کی تعمیل میں تیزی کے ساتھ دوڑ کر آگے بڑھتے ہیں حضرت جبرائیلؑ کا آں حضرتؐ کی خدمت میں انسانی شکل میں آنا بھی ثابت ہے۔

قرآنِ کریم میں متعدد نبیوں کی اُمتوں پر فرشتوں کا عذاب لے کر آنا اور ان امتوں کا ملیا میٹ کرنا بھی ثابت ہے اُحد اور بدر کی جنگوں میں حضور علیہ السلام کی جماعت کی نصرت کے لئے فرشتوں کے آنے کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔

بارشوں کے برسانے۔ ہواؤں کے چلانے، روزی کے پہنچانے، سورج۔ چاند اور بے شمار ستاروں کے حرکت میں .... رکھنے پر بے شمار فرشتے مقرر ہیں ذکر کی مجلسوں، قرآن پاک کی مجلسوں میں فرشتوں کا شرکت کرنا حدیثوں میں آیا ہے۔

انسانوں کے مرنے کے بعد قبر میں منکر اور نکیر کا آنا حدیثوں میں موجود ہے۔

بقیہ:۔ درس قرآن

سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ کے متعلق ہے۔ کہ آپ تشریف لے گئے ایک دفعہ حج کو۔ آپ نے بڑے حج کئے۔ ایک دفعہ سخت سردی کا موسم تھا۔ تو آپ کے دل میں یہ خیال آیا۔ اللہ تعالیٰ کا گھر تو کسی وقت بھی طواف کرنے والوں سے خالی نہیں ہوتا۔ چلو آج رات کو جاتے ہیں۔ دیکھتے ہیں بارش بھی تھی، سردی کا موسم تھا۔ اور رات بھی تھی۔ آدھی رات کا تقریباً وقت ہوگا۔ اور ایسے وقت میں آپ کا خیال مبارک تھا۔ شاید بیت اللہ شریف میں کوئی نہ ہو۔ آپ تشریف لائے۔ تو دور سے کوئی چیز نظر نہ آئی۔ جو خانے کعبے کا طواف کرتی ہو۔ جب آپ قریب پہنچے تو دیکھا کہ ایک سانپ بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے۔

تو بیت اللہ کسی وقت بھی اللہ کی عبادت کرنے والوں سے خالی نہیں ہوتا۔ ہمارے سب کے بزرگ عمدۃ الاولیاء ہمارے سب کے سند، اسوۃ الصلحاء۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جس کو حضرت تھانویؒ نے لکھا ہے۔ اپنے ملفوظات میں کہ بیت اللہ شریف میں ہر وقت تین سو ساٹھ اللہ کے ولی رہتے ہیں۔

جمالِ طیبہ

صورت و شکل اور عادات و خصائل کا کچھ تذکرہ

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ

حجۃ الاسلام حضرت امام اہل سنت نور اللہ مرقدہ

رسولِ کریمؐ کا حُلیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم بہت لابنے تھے اور نہ بہت چھوٹے قد کے آپ کا رنگ گندمی تھا۔ پیشانی بلند اور چوڑی تھی ابرو پیوستہ تھے اور اور ناک لانبی اور خوشنما اور چہرہ ہلکا تھا گوشت سے زیادہ بھرا ہوا تھا۔ وندان مبارک باہم پیوستگی سے موتیوں کی لڑی معلوم ہوتے تھے۔ گردن لانبی اور سر بڑا تھا۔ سینہ چوڑا اور سر کے بال نہ گھونگر والے تھے۔ اور نہ بالکل سیدھے داڑھی گھنی تھی۔ چہرہ کتابی تھا اور آنکھیں سرمہ آلود تھیں۔ پلکیں بڑی تھیں شانے گوشت سے بھرے ہوئے اور سینہ سے ناف تک بالوں کی ایک لکیر چلی گئی ہے۔ شانوں اور کلائیوں پر بال تھے ہتھلیاں بھی پر گوشت اور چوڑی تھیں اور کلائیاں لانبی تھیں اور پاؤں کی ایڑی ہلکی اور پتلی پاؤں کے تلوے بیچ سے خالی تھے۔ کہ نیچے سے پانی نکل جاتا تھا۔ آپؐ کے سر کی کھال بہت نرم تھی۔ جب سر سے پسینہ ٹپکتا تھا تو موتیوں کی طرح معلوم ہوتا تھا۔ آپؐ کبھی اپنے کندھوں تک سر کے بال بڑھا لیتے تھے۔ اور کبھی زلفیں بھی لٹکاتے تھے۔ اور کبھی چھوٹے بال بھی رکھتے تھے کبھی کبھی مانگ نکالا کرتے تھے۔ بالوں میں تیل بھی ڈالتے تھے۔ ایک دن درمیان دے کے آپ کنگھی کیا کرتے تھے آپؐ کے انتقال کے وقت صرف داڑھی کے دو ایک بال سفید ہوئے تھے رفتار میں ایسی تیز روئی تھی کہ آپؐ کے ساتھ چلنے والے کوئی آپ کو نہیں پہنچتے تھے ہمیشہ شیریں گفتگو فرماتے تھے۔ اور ہر ایک بات کو تین بار سے کم نہ فرماتے تھے اور آپ ہنستے بہت کم تھے۔ اور جب کبھی ہنستے تو مسکرا دیتے تھے۔ کبھی قہقہہ مار کر نہیں ہنسے۔

آنحضرتؐ کی پوشاک

لباس کوئی خاص نہ تھا جو میسر ہوتا آپ اس کو پہن لیتے تھے لیکن زیادہ تر چادر کرتہ اور تہبند آپ پہنتے تھے، پاجامہ پہننے کا آپ کے کوئی ثبوت نہیں ہے ہاں یہ ضرور ثابت ہوتا ہے۔ کہ پاجامہ کو آپ نے منیٰ کے بازار سے منگایا تھا۔ موزے بھی آپؐ نے پہنے ہیں لیکن چمڑے کے وہ موزے جن کو نجاشی شاہ حبش نے آپؐ کو ہدیۃً بھیجے تھے۔ عمامہ آپؐ نے باندھا ہے لیکن ہمیشہ عمامہ کے نیچے ٹوپی پہنا کرتے تھے اور آپ نے اپنی امت کو کو بھی یہی حکم دیا ہے کہ عمامہ کے نیچے ٹوپی پہنو تاکہ مسلمانوں اور دوسرے لوگوں میں فرق ہو جاوے۔ یمن کی چادر آپؐ کو بہت پسند تھی اور کبھی شامی عبا بھی آپ پہنتے تھے اور کمل بھی آپ کو بہت پسند تھا اور کمل ہی میں آپ کا وصال ہوا پاؤں میں ہمیشہ چپل پہنتے۔ بچھونا آپ کا چمڑے کا گدا ہوتا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری رہتی تھی۔ چارپائی جس پر آپ رہتے تھے وہ بان کی تھی اس پر لیٹنے سے آپ کے بدن پر بان کے نشان بن جاتے تھے جب دوسرے ممالک کے سلاطین کو اسلام کی دعوت میں رقعے بھیجے تو ایک انگوٹھی بھی بنوائی تھی جس کے نگ پر تین سطروں میں محمد رسول اللہ لکھا تھا۔ اس انگوٹھی کو داہنے ہاتھ کی انگلی میں پہنتے تھے لڑائی کے میدان میں زرہ بھی لگاتے تھے اور پر خود بھی رکھا ہے

آنحضرتؐ کے کھانے پینے کے اصول

حضور سرور عالم ٹھنڈے پانی سے بہت خوش ہوتے تھے جب کوئی کھانا نہ چاہتے تو کبھی اس کی برائی نہ فرماتے اور کھانا کھاتے وقت صرف اپنے سامنے کے برتنوں پر نگاہ رکھتے تھے۔ کسی کے لقمہ کی طرف نظر نہ اٹھاتے تھے ٹیک لگا کے کھانے کو بہت منع فرماتے۔ کھانا اکڑوں بیٹھ کر کھاتے تھے تاکہ کھانا کم کھایا جائے سرکہ، دودھ، گوشت اور شہد آپ کی مرغوب غذائیں تھیں کھانا شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ فرماتے اور اسی طرح کھانا کھانے کا حکم دیتے تھے اور جب کھانا کھا چکتے تو یہ دعا پڑھتے:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

ترجمہ:- "ساری تعریفیں اللہ کی ہیں جس نے ہم کو کھانا کھلایا اور پانی پلایا اور کیا ہم کو مسلمان"۔ اور آپ کا حکم تھا کہ اگر دسترخوان پر کئی آدمی ہوں تو جب تک سب نہ کھا چکیں ہاتھ نہ دھوؤ۔

آنحضرتؐ کے سفر کرنے کے طریقے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر فرماتے تو ازواج مطہرات میں سے کسی ایک کو ہمراہ رکھتے تھے اور ازواج میں اس کے لئے قرعہ اندازی فرماتے جن کے لئے قرعہ نکلتا ان بیوی کو ہمراہ رکھتے تھے۔ جمعرات کا سفر کرنا بہتر خیال فرماتے تھے آپ کا ارشاد ہے کہ پنجشنبہ اور شنبہ کے دن سفر باعث برکت ہے اور جب سوار ہو جاتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

ترجمہ:- "ساری تعریف خدا کو ہے۔ جس نے اس جانور کو ہمارا تابعدار بنایا ہے۔ اور ہم اس کو اپنا تابعدار نہیں بنا سکتے تھے اور پھر ہم اس خدا کی طرف لوٹ جانے والے ہیں"۔ اس کے بعد یہ دعا مانگتے۔

اللھم انا نسئلك فی سفرنا ھذا البروا لتقوی و من العمل ما ترضی اللھم ھون علینا سفرنا واطوعنا بعدہ اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفة فی اھل اللھم انی اعوذبك من وعثاء السفر و کابۃ المنقلب وسوء المنظر الاھل والمال۔

ترجمہ:- "اے خدا ہم تجھ سے اس سفر میں بھلائی اور نیکی چاہتے ہیں اے خدا

اس سفر کو ہم پر آسان کر دے اور راستہ کو جلدی کاٹ دے اور اس غربت میں ہمارا مددگار اور ہمارے بال بچوں کا تو ہمارا قائم مقام ہے اے خدا ہم سفر کی سختیوں اور گھر بار کی دشواریوں میں تجھ سے پناہ مانگتے ہیں اور جب چلتے چلتے کسی جگہ ٹھہر جاتے تو یہ دعا مانگتے تھے۔

یا ارض ربی و ربك الله اعوذبالله من شرما فیك و شرما خلق فیك و شر ما یداب علیك و اعوذبك من اسد و اعوذ و من الحیة والعقرب و من ساکن البلد و من والد و ما ولد۔

ترجمہ:۔ اے زمین ہمارا اور تیرا پالنے والا خدا ہے ہم تیری برائیوں سے جو تیرے اندر ہیں اور اس برائی سے جو تجھ میں پیدا کی گئی ہے اور اس کی برائی سے جو تجھ پر چلتا ہے خدا سے پناہ مانگتے ہیں اے خدا ہم کو شیر سانپ اور اس گاؤں کے بڑے آدمیوں سے بچانا۔

آنحضرت صلعم کے سونے کا طریقہ

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز پڑھ کر سوتے تھے اور سونے سے پہلے کچھ قرآن پڑھ لیا کرتے تھے۔ اور سوتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے۔

اللھم باسمك اموت واحیی

ترجمہ:۔ اے میرے خدا تیرا نام لے کر مرتا ہوں اور تیرا نام لے کر جیتا ہوں اور جب سوکر اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے۔

الحمد للہ الذی احیانی بعد ما اماتنی والیہ النشور

ترجمہ:۔ اے میرے خدا تو نے ہم کو زندہ کیا بعد مار ڈالنے کے اور ہم تیری طرف لوٹ جانے والے ہیں۔ آپ کا معمول تھا کہ آپ داہنی کروٹ سویا کرتے تھے اور داہنا ہاتھ گلے کے نیچے رکھ لیا کرتے تھے آدھی رات کے بعد آپ بستر سے اٹھ بیٹھتے تھے بچھونا آپ کا کبھی کھال کا ہوتا تھا۔ اور کبھی صرف کھجور کی چٹائی پر آرام فرماتے تھے اور کبھی خالی زمین پر سوتے تھے اور کبھی صرف کمبل پر سو رہتے۔

آنحضرت صلعم کے اصول جنگ مذہبی

اللہ کی راہ میں جنگ کرنے والوں کو میدانِ جنگ میں روانہ کرتے وقت آپ ان کو یہ وعظ فرمایا کرتے تھے۔

اغزوا باسم اللہ فی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ اغزوا ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدًا۔

ترجمہ:۔ "خدا کے نام پر خدا کی راہ میں کفار سے لڑو خیانت اور بدعہدی نہ کرنا مردوں کے ناک کان نہ کاٹنا بچوں کو قتل نہ کرنا۔" جب مجاہدین لڑائی کے میدان کو چلتے تو آپ ان کو روک کر فرماتے کہ میں تمہارے فرض کو امانت کو اور تمہارے اعمال کے نتائج کو خدا کے حوالے کرتا ہوں اور جب لڑائی میں خود آپ شرکت فرماتے تو لڑائی سے پہلے دعا کرتے تھے خداوندا تو ہمارا دست وبازو ہے تو میرا مددگار ہے۔ تیرے سہارے پر میں مدافعت کرتا ہوں۔ حملہ کرتا ہوں اور لڑتا ہوں۔ آپ کا حکم تھا۔ اور ہے کہ جب تم کسی سے مذہبی جنگ کرو تو پہلے اس کے سامنے اسلام کو پیش کرو۔ اگر وہ قبول کرے تو تمہارا مذہبی بھائی ہے۔ اور اس کے سارے حق تمہارے برابر ہیں اور اگر وہ اس کو نہ مانے تو اس سے کہو کہ ہم تمہارے برابر ہیں اور اگر وہ اس کو نہ مانے تو اس سے کہو کہ ہم تمہارے جان و مال کی حفاظت کریں گے۔ اس کے عوض میں ہم کو ایک مقررہ رقم دو۔ (جزیہ) اگر وہ اس کو مان لیویں تو ان سے جنگ نہ کرو۔ ایسی حالت میں بھی ان کی جان اپنی جان کے برابر اور ان کا مال اپنے مال کے برابر سمجھو اور اگر اس کو بھی نہ مانیں تو ان سے جنگ کرو۔ لیکن عورت کو نہ مارنا زراعت کو برباد نہ کرنا اور عبادت گاہوں میں صرف عبادت کرنے والوں کو نہ مارنا اور جو میدان جنگ میں ہتھیار ڈال دے۔

آنحضرت صلعم کا دربار

حضور نبی صلی اللہ علیہ کے دربار میں کسی کے آنے جانے کی روک ٹوک نہ تھی۔ جس طرح آپ کی محفل میں امراء غریب اور ذی فہم لوگ آتے تھے۔ اسی طرح دہقانی اور کم فہم بدوی بھی آتے جاتے تھے جو میلے کچیلے کپڑے پہنے رہتے تھے اور جن کے پسینے سے بدبو پھیل کر اہل محفل کو پریشان کرتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بھی اسی طرح ملتے تھے اور ان کے سوالات کا جواب بھی اسی والتفات سے دیتے تھے جس طرح مہذب لوگوں کو دیتے تھے اور حضور کو ان جنگلوں کی جاہلانہ باتوں پر کبھی غصہ نہ آتا تھا۔ ایک بار کا ذکر ہے کہ ایک بدوی حضور کے پاس آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب ذیل سوال کیا کہ اے نبی کریم آپ فرمائیں کہ ہمارے باپ کا کیا نام ہے۔ اور یہ بتاؤ کہ ہمارا اونٹ گم ہوگیا ہے۔ وہ اب کہاں ہے؟

دوستو! انبیائے عظام کی شان سے بعید ہے کہ ایسے دور از کار سوالات ان سے کئے جاویں۔ بلکہ اس کا کام صرف یہ ہے کہ وہ اپنے وعظ سے دوسروں کو برائی سے بچا کر خدا کا مطیع بندہ بنادے لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غایت محبت سے ان بدووں کو نرم جواب دیا کرتے تھے آپ کی محفل کا یہ دستور تھا کہ جب تک ایک بات کرنے والا اپنی بات پوری نہ کرے دوسرا گفتگو نہیں کر سکتا تھا۔ اور اگر کوئی نادانی یا غفلت سے ایسا کرتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف اس وقت تک متوجہ نہ ہوتے جبتک پہلے سے گفتگو منقطع نہ ہو جاتی۔

فیض صحبت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جان نثار صحابی حضرت ابوہریرۃ رضی ایک بار دربار رسالت میں حاضر ہوتے اور عرض کیا کہ جب ہم حضور میں حاضر ہوتے ہیں تو ہمارے سارے تعلقات ماسوا قلب سے دور ہو جاتے ہیں اور جب ہم حضور سے جدا ہوتے ہیں۔ تو دنیا ہم کو اپنی طرف مائل کر لیتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اے ابوہریرہ اگر تمہاری یہی حالت رہتی تو فرشتے تمہاری زیارت کو آتے۔ ایسا ہی حنظلہ رض نے بھی حضور میں حاضر ہو کر کہا کہ حضور صلعم ہم منافق ہوگئے اس لئے کہ جب ہم آپ صلعم کے حضور میں ہوتے ہیں اور حضور

کی زبان سے جنت دوزخ کا حال سنتے ہیں تو یہ دونوں چیزیں ہماری آنکھ کے سامنے آجاتی ہیں حضورؐ نے ان کو بھی یہی جواب دیا کہ اے حنظلہؓ اگر تمہاری یہی حالت رہتی تو فرشتے تمہاری زیارت کو آتے اور تم سے ہاتھ ملاتے۔

آنحضرتؐ کا رحم

اپنے لوگوں پر تو دنیا کو رحم آتا ہے۔ قابل ستائش وہ رحم ہے جو دشمنوں پر آوے یہ صفت حضور رسول کریمؐ ہی میں پائی جاتی ہے کہ آپ اپنے دشمن کو بھی محبت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ ابو بصرہ غفاری کہتے ہیں کہ اسلام لانے سے پہلے ہم حضور کی دشمنی میں مشغول رہتے تھے۔ انہیں دونوں میں ہم کسی ضرورت سے مدینہ گئے۔ اور آنحضرتؐ ہی کے گھر میں اترے۔ اس دن حضورؐ کے یہاں کھانے کا کوئی انتظام نہ تھا۔ البتہ حضورؐ کے یہاں کچھ بکریاں پلی ہوئی تھیں آپ نے ان کا دودھ ہم کو پلایا اور سب گھر والے ایسے ہی سو رہے۔

ابو ہریرہ جو اصحاب صفہ میں سے ہیں بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک بت پرست حضورؐ کے پاس آیا حضورؐ نے ایک بکری کا دودھ اس کو پلایا۔ مگر وہ شکم سیر نہ ہوا حتیٰ کہ سات بکریوں کا دودھ یکے بعد دیگرے اس کو پلایا گیا اور کل ویسے ہی سو رہے آں حضرتؐ کی اس سخاوت کو دیکھ کر وہ مسلمان ہو گیا۔

صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ ابو ہریرہ کی ماں بت پرست تھیں اور مسلمان نہیں ہوئی تھیں اور آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو طرح طرح کے عیب لگایا کرتی تھیں۔ ابو ہریرہ نے اپنی ماں کی اس بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی حضورؐ نے ابو ہریرہ کو اس کا کچھ جواب نہ دیا لیکن خدا سے دعا فرمائی کہ اے خدا ابو ہریرہ کی ماں کو فہم سلیم عطا کر۔

عرب میں مختلف مذاہب کے لوگ آباد تھے۔ بت پرست۔ یہودی صابی عیسائی اور یہ سب اسلام اور مسلمانوں کی ایذا رسانی میں کسی طرح کی کمی نہیں کرتے تھے۔ مگر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت راستبازی سے سب کی بھلائی کی کوشش کرتے تھے ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کچھ یہودی لوگ حضرتؐ کے پاس آتے اور بجائے السلام علیکم کے آپؐ سے اسام علیک کہا جس کے معنی ہیں کہ تم پر موت ہو۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ترکی بترکی جواب دینا چاہا مگر حضورؐ نے روک دیا۔ اور فرمایا کہ اے عائشہؓ اپنی زبان کو بری باتوں سے روکے رہو، اور نرمی اختیار کرو اس لئے کہ خدا نرمی کو پسند کرتا ہے۔



مُفید معلومات

برائے

زائرین حرمین الشریفین

از الحاج محمد عثمان غنی بی اے واہ کینٹ

یلملم کے مقام پر پہنچ کر آپ کو بتایا جائے گا کہ احرام باندھ لو۔ جہاز میں مسافروں میں سے ہی ایک آدمی کو حکومت "امیر الحج" مقرر کر دیتی ہے جو اپنے ہمسفروں کی مدد کرتا ہے اور فی سبیل اللہ خدمت کرتا ہے۔ امیر الحج صاحب سے آپ ہر طرح کا مشورہ لے سکتے ہیں۔ جب جہاز میں اعلان سُنیں کہ میقات آنے والا ہے تو پھر آپ احرام کی تیاری کریں یہ تقریباً چوتھے یا پانچویں دن کے سفر کے بعد اعلان ہوگا۔ میقات اس مقام کا نام ہے جہاں سے احرام باندھنا حاجی کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ ہمارے لئے یلملم کا مقام میقات ہے۔ یہ سمندر کے اندر ہی کوئی جگہ ہے اور جہاز والوں کو اس کا پتہ ہوتا ہے ایک دن قبل ہی اس کا اعلان ہو جاتا ہے کہ غسل وغیرہ کر لو اور احرام باندھنے کی تیاری کرو۔ جہاز کی مسجد میں قریشی صاحب ایک بزرگ ہیں جو بڑی اعلیٰ اذان دیتے ہیں یہ اذان جہاز کے ریڈیو روم سے ہوتی ہے ان کی زیر نگرانی ہی جہاز میں قبلہ کی تبدیلی کا بھی اعلان ہوتا رہتا ہے۔ بہتر یہ ہی ہے کہ آپ جہاز کی مسجد میں جا کر نماز ادا کریں تا کہ صحیح رخ پر ہر نماز ادا ہو اور مسئلے بھی سن سن کر معلوم ہوتے رہیں۔ تبلیغی دوست بڑا کام کرتے ہیں ان کی خدمات سے ضرور فائدہ اٹھائیں ویسے ڈیک (DECK) پر قبلہ کا رُخ بتانے کے لئے تیروں کے نشانات ہیں اور ان کا صحیح رخ کر دیتے ہیں۔ جہاز کے غسل خانوں میں ٹٹی پیشاب وغیرہ نہ کریں اور جہاں پر بیت الخلاء ہو وہاں ہی حوائج ضروریہ سے فارغ ہوں فلش سسٹم کی ٹٹیاں ہیں جب آپ فارغ ہوں تو پیچھے گئے ہوئے دستے کو دبا دیں سمندر کا پانی ساری غلاظت بہا لے جائے گا۔ درجہ اوّل مسافروں کے بیت الخلاء عموماً درجہ سوم کے حاجی استعمال کرتے ہیں جس سے ان کو تکلیف ہوتی ہے اس لئے اس امر کا خیال رکھیں کہ اپنی مقررہ جگہ کے پاس ہی جو جگہ ہو وہ استعمال کریں۔ کپڑے دھو کر جہاز کے اندر سوکھانے کی ممانعت ہے۔ جہاز کے اندر عموماً حجام لوگ اپنے اوزار ساتھ رکھتے ہیں اور حاجیوں کی حجامت بنانے لگتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے۔ اس کی بھی ممانعت ہے کیونکہ بال اڑ کر کھانے وغیرہ میں مل جاتے ہیں اس لئے اس طرح کی ہر بات سے پرہیز کریں حاجیوں کے ہمراہ عورتیں اور مرد سب اکھٹے ہوتے ہیں اور یہ سب پاک سفر کے ساتھی ہوتے ہیں اس لئے بدنظری سے ضرور بچیں ورنہ سخت گناہ ہوگا۔ ایک دوسرے کی مدد کریں اور ساتھ والوں کی دعائیں لیں۔

جس روز احرام باندھنے کا اعلان ہو جائے آپ غسل کریں اور خوب صفائی کر کے پاک ہو جائیں پھر کوئی کپڑا بدن پر نہ ہو گا نہ بنیان نہ موزہ صرف دو چادریں۔ ایک باندھ لیں ایک اوڑھ لیں۔ اور رو رو کر اللہ کی طرف رجوع کریں کہ اے اللہ یہ تیرا عاشق آ رہا ہے۔ جس طرح دنیا سے جنازہ دو کپڑوں میں آتا ہے اسی طرح یہ تیرا عاشق آرہا ہے۔ احرام باندھ کر عاجزی سے آکر اوڑھی ہوئی چادر کو سر پر لے لیں یعنی سر ڈھک کر دو رکعت نماز احرام کی نیّت سے ادا کریں سلام پھیر کر زور سے یعنی باآواز بلند تلبیہ پکاریں جس کے الفاظ یہ ہیں۔

لَبَّيْكَ ط اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ط لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ط إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ط

ان الفاظ کو بڑی اچھی طرح یاد کریں اور درست ادا کریں کیونکہ یہ آپ کی حاضری کے الفاظ ہیں اس کا ترجمہ بھی ذہن میں رکھیں۔ کہ اے اللہ میں حاضر ہوں اے اللہ تیرا کوئی شریک نہیں ہے تمام نعمتیں بھی تیری ہیں بادشاہی بھی تیری ہے تیرا کوئی ساجھی نہیں ہے۔ یہ تلبیہ پکار کر سر سے کپڑا اتار دیں اور اس کے بعد آپ کے سر سے کپڑا نہ لگے۔ نہ سوتے وقت نہ دن میں نہ رات میں نہ نماز میں۔ سر ننگا ہی رہے۔ اگر سردی لگے تو کمبل یا گرم چادر احرام کے اوپر اوڑھ سکتے ہیں مگر وہ گرم کپڑا سلا ہوا نہ ہو حالت احرام میں نہ بال گریں نہ جسم سے خون نکلے نہ ناخن کٹے کیونکہ اب یہ آدمی اللہ کی امانت ہے۔ احرام باندھنے کے بعد ہر نماز کے بعد بلند آواز سے تلبیہ پکارنا چاہیئے۔ پاؤں میں بوٹ نہیں پہننے چاہئیں بلکہ چپل اور وہ بھی ایسی کہ پاؤں کا اوپر کا حصّہ ننگا رہے۔ اللہ تعالیٰ کی یاد ہر دم کرتے رہیں کیونکہ اب آپ کو اس کے سوائے اور تو کوئی کام ہی نہیں ہے۔ جس روز آپ کا جہاز جدّہ کے بہت قریب ہو گا آپ کو اس روز مغرب کی اذان حرم شریف مکہ معظمہ سے بذریعہ ریڈیو جہاز کے اندر نشر کر کے سنائی جائے گی۔ اس سے آپ کا عشق اور بھڑکے گا اور آخر جدّہ کی بندرگاہ کے قریب آپ پہنچ

(باقی صفحہ ۱۸ پر)

دورۂ تفسیر

یکم شعبان المعظم ۱۳۸۶ھ سے شروع ہو رہا ہے

قطب الاقطاب شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ کے اتباع میں معمول کے مطابق اس سال بھی فارغ التحصیل علمائے کرام کا دورۂ تفسیر انجمن خدام الدین کے زیر اہتمام یکم شعبان ۸۶ء سے شروع ہوگا۔ حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ العالی حضرت شیخ التفسیرؒ کے طریق پر ربطِ آیات کے ساتھ قرآن کریم کی تفسیر پڑھائیں گے۔ قلم، دوات، قیام و طعام اور کاغذ کا انتظام انجمن کی طرف سے ہوگا۔ کامیاب حضرات کو سید العرب والعجم شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ مفکر اسلام قائد انقلاب حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ، محدث اعظم علامۂ زماں سید الاتقیاء حضرت مولانا انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ، شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ، قطب زماں مفسر کبیر ولی بےنظیر شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ، حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہ العالی اور حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ درخواستی مدظلہ العالی کی دستخط شدہ اسناد دی جائیں گی۔ (شریک ہونے والے علمائے کرام موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں)

نوٹ: حضرت مولانا لال حسین اختر ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت بھی حسب دستور فرقۂ باطلہ کی تردید میں درس دیں گے۔

ناظم انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور

چودھواں سالانہ جلسہ

مدرسہ عربیہ احیاء العلوم جامع مسجد انصاریاں چنیوٹ ضلع جھنگ کا چودھواں سالانہ جلسہ زیر صدارت حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری مورخہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ نومبر کو منعقد ہوگا جس میں بڑے بڑے علمائے کرام و مشاہیر عظام شرکت فرما رہے ہیں۔ (حافظ شبیر زمان چنیوٹ)

خوش خبری

بعثت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل لوگ بھی دغابازی و مکاری کے ساتھ روزی کمانا اور ہر ایک برے کاموں میں اندھا دھند پھنسے ہوئے تھے بوجہ ازیں اللہ تعالیٰ نے جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں بھیجا جس سے لوگ راہ راستی پر آگئے مگر اب پھر وہی کام یہ لوگوں نے شروع کر دیا ہے۔ جو پہلے لوگ کرتے تھے اسی طرح امیدوار حج کو کوئی ایجنٹ کہتا ہے کہ درخواست حج منظور کرانا میرا بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ اس محکمہ والوں کے ساتھ میری بہت واقفیت ہے۔ غرض طرح طرح کے سبز باغ دکھا کر سادہ لوح آدمیوں سے ناجائز پیسے بٹور لیتے ہیں بھائی صاحبان یہ سب بکواس و فضول بات ہے۔ ان کے دھوکے سے بچیں۔ (خوشخبری میرا کام) امیدوار حجاج صاحبان کی درخواست ہائے حج پر کرنا بنک میں روپے جمع کرانا متعلقہ دفتر میں درخواست فارم پہنچانا کراچی حاجی کیمپ رہنے کی جگہ اور پاس پورٹ حج و بحری جہاز میں اسوار ہونے تک کی تمام سہولتیں ہمدردی سے بلا اجرت ادا کی جائینگی۔ پھر آگے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ و میدان عرفات و مناسک حج و دیگر مقدس مقامات اور رہائش گاہ غرض ہر قسم کی سہولتیں معلم محمد رشید فارسی سلمانیہ مکہ کی خدمت سے کافی سہولتیں حاصل ہونگی۔ یاد رہے یہ معلم صاحب وہی حضرت ہیں جن کے بارے میں ہمارے حضرت امام العارفین مولانا حبیب اللہ صاحب خلف الرشید قطب الاقطاب شیخ التفسیر لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے گذشتہ سال ہفت روزہ خدام الدین میں سفارش کی تھی۔ آپ کا خیر اندیش ۱۹ نومبر ۱۹۶۶ء تک۔ مقامی پتہ۔ دی آسٹریلیشیا بنک لمیٹڈ غلہ منڈی جڑانوالہ میں ملوں گا

اصل پتہ۔ حاجی میاں محمد سعید اللہ چک ۲۷۲ گ ب ڈاکخانہ چک ۲۷۳ گ ب تحصیل جڑانوالہ۔ ضلع لائلپور۔

"تبصرہ" کا امیر شریعتؒ نمبر

ماہنامہ تبصرہ کا امیر شریعتؒ نمبر ۴ نومبر کی بجائے ۱۸ نومبر کی صبح کو شائع ہوگا انشاء اللہ۔
قارئین اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔ (مینجر)

مضامین غزالی مفت

انجمن فلاح المسلمین کے تبلیغی سلسلہ کی چوتھی کتاب "مضامین غزالی" شائع کر دی گئی ہے دس سات پیسے کے ٹکٹ دفتر انجمن فلاح المسلمین کتب خانہ انوار الاسلام کاغذی بازار کراچی ۲ کے پتے پر طلب کی جا سکتی ہے۔

ایک ہزار علماء اسلام کا مودودی صاحب کی اسلام دشمنی کے خلاف

الحاد شکن فتویٰ

مودودی اور ایک ہزار علماء امت

مرتبہ: صاحبزادہ منظور احمد شاہ کھوکھری

اس کتاب میں مودودی صاحب کی انبیاء عظام اصحابہ کرام قرآن مجید حدیث پاک سلف صالحین اور بزرگان اسلام سے اعتماد ہٹانے والی خلاف اسلام الحاد انگیز ایمان سوز اور دین دشمن فتنہ پرور تحریروں کا ملت اسلامیہ کے تمام مکاتیب فکر کے ایک ہزار علماء کرام نے بہترین طریق پوسٹ مارٹم کر دیا ہے اس کتاب کے سیاسی مذہبی اور جمہوری خدوخال بیان کر دیئے گئے ہیں اس کتاب کا حصہ اول شائع ہو گیا۔ کتابت طباعت اعلیٰ قیمت ۱/۵۰

محمود الحسن، نور محمد تاجران کتب ۱۴ ای شاہ عالم لاہور

ضرورت قاری

مدرسہ اسلامیہ فاروقیہ رجسٹرڈ عقب کچہری ملتان کیلئے مستند اور مشتاق قاری صاحب کی ضرورت ہے حسب استعداد تنخواہ دی جائے گی۔ اولین فرصت میں مکمل کوائف لکھ کر بذریعہ ڈاک یا بالمشافہ گفتگو کریں۔

پتہ: مولانا غلام قادر مہتمم مدرسہ اسلامیہ فاروقیہ رجسٹرڈ کچہری روڈ ملتان

واہ کینٹ میں

ہفت روزہ خدام الدین کی تقسیم ہمارے مخلص رفیق جناب الحاج محمد عثمان غنی صاحب بی اے ۱۹ E/۱۰۰ کی نگرانی میں ہوتی ہے۔ جو حضرات پرچہ حاصل کرنے میں کسی قسم کی بھی دقت محسوس کرتے ہوں وہ موصوف سے رابطہ قائم کریں۔ ان کا واہ کینٹ میں آفس فون نمبر ۲۹۱ ہے اور رہائش گاہ پر ۸۱۷ ہے۔ (سرکولیشن مینجر)

ضروری تصحیح

میرے مقالہ بعنوان "مفید معلومات برائے زائرین حرمین الشریفین" کی قسط ۱ مطبوعہ خدام الدین شمارہ ۴ نومبر ۶۶، صفحہ ۷، کالم نمبر ۱ سطر ۲۰ پر درخواستوں کی آخری تاریخ ۲۰ نومبر کی بجائے ۳۰ نومبر پڑھی جائے۔ نیز صفحہ ۷، کالم ۱ سطر ۳۲ تا کالم ۲ سطر ۲۰ کے الفاظ "اگر آپ عرشہ کے مسافر نہیں یعنی درجہ اول یا دوم میں سفر کرنا چاہتے ہیں تو پھر اپنی درخواست بنام ڈویژنل کمشنر ارسال کریں" کالعدم تصور فرمائی جائیں کیونکہ امسال حکومت نے عرشہ کے علاوہ تمام درجوں کی نشستوں کو سٹیٹ بنک آف پاکستان کے حوالے کر دیا ہے جو بونس واؤچر پر پر ہوں گی لوگوں سے تگنا چوگنا روپیہ وصول کرکے ان کو خدا رسولؐ کے گھروں کی زیارت کروائی جائے گی اور وہ بھی انہی کو جو جلد سے جلد بونس واؤچر کی رقم بھر دیں۔

احقر محمد عثمان غنی بی اے واہ کینٹ

قسط ۲

حدود اسلام میں تشدد نہیں تحفظ ہے

محمد سلیمان ہزاروی

عن ابن عباس قال من تعلم کتاب اللہ ثم اتبع ما فیہ ھداہ اللہ من الضلالۃ فی الدنیا و وقاہ یوم القیمۃ سوء الحساب و فی روایۃ قال من اقتدٰی بکتاب اللہ لا یضلُّ فی الدنیا ولا یشقٰی فی الاخرۃ ثم تلا ھٰذہ الاٰیۃ فَمَنِ اتَّبَعَ ھُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت پر وہ فرماتے ہیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ جو آدمی اللہ کی کتاب سیکھے۔ یعنی ترجمہ، تفسیر۔ معانی۔ معارف سمجھ لے۔ پر ان حکموں پر عمل بھی کرے جو اس میں موجود ہیں۔ ایسے انسان کو اللہ تعالےٰ ہدایت عطا فرمائیں گے۔ چونکہ قرآن ہدایت ہے۔ نور ہے۔ روشنی ہے۔ اس پر عمل کرنے والا گمراہی کے اندھیروں سے نکل کر ہدایت کی روشنی میں آ جائے گا۔ اور قیامت کے دن اسے اللہ تعالےٰ بُرے حساب سے بچائیں گے کیونکہ دنیا میں بُرے عمل سے بچا رہا۔ دوسری روایت پر کہ جس نے اللہ کی کتاب کی اقتدا کی۔ تو دنیا میں گمراہ نہ ہو گا۔ اور قیامت میں بھی ذلیل نہ ہوگا۔ جب دنیا میں گمراہ نہ ہوا تو خواہ مخواہ قیامت کی ذلّت سے بچ جائے گا۔ جتنا دین میں پکا ہو گا۔ اتنا ہی دنیاوی و آخروی زندگی سے لطف اندوز ہو گا۔ اور جتنی کڑیاں نکلیں گی۔ اتنا ہی دین میں کمزور پڑتا جائے گا۔ اور دنیا و آخرت میں رسوا ہو گا اس لئے آج سے چند سال پہلے کے علماء کرام چھوٹی چھوٹی باتوں پر آپس میں لڑتے۔ لیکن جو آج ہم دین ہی کو سرے سے ہی چھوڑ بیٹھے ہیں۔ وہ آپس میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑنے والے ہم سے بہتر تھے۔ اس لئے کہ وہ دور اندیش تھے وہ جانتے تھے کہ آج کی ان چھوٹی چھوٹی سے باتوں سے کل پھر اس اُمّت کا خدا جانے رُخ کدھر پھر جائے گا۔ وہ آپس میں تو لڑتے۔ لیکن ہمارا۔ ہمارے دین کا۔ اور ہماری آئندہ بربادی کا وہ دفاع کرتے تھے چنانچہ اسی سلسلے میں مان کی شریف والے پیر صاحب نے فتوٰی دیا تھا کہ تمباکو حرام ہے۔ دوسرے علماء نے فرمایا نہیں۔ اس پر مناظرے ہوئے۔ اہل علم میں بحثیں ہوئیں اگر اس وقت اس مسئلے پر عمل کیا جاتا تو آج شراب کی نوبت نہ پہنچتی، اور اس کے جائز، ناجائز ہونے کے لئے اسلامی مشاورتی کونسلیں نہ بنتیں، آج بحثیں نہ ہوتیں اسی طرح نسوار کو دیکھئے اس کو اکابر نے ناجائز قرار دیا، لیکن اس کی بات کو کوئی خاص وقعت نہ دی گئی اور آج بھنگ، چرس تک نوبت پہنچ چکی ہے، بلکہ ان خباثیوں کے استعمال کرنے والوں کو پیر اور اللہ کے نیک بندے تصوّر کیا جاتا ہے، بھنگ کو جنّت کی سبز بوٹی کہتے ہیں۔ ان کو پی کر پھر واہیات بکتے ہیں، عوام کالانعام پھر کہتے ہیں، فلاں بابا بڑا پہنچا ہوا ہے اس لئے کہ وہ چرس زیادہ پیتا ہے، اس کے ہاں بھنگ کے دور چلتے ہیں حالانکہ شاید آپ کو معلوم نہ ہو، گدھا ہر چیز کو کھا لیتا ہے لیکن بھنگ کے پودے کو منہ نہیں لگاتا تو کسی نے گدھا سے پوچھا۔ کہ تو بھنگ کیوں نہیں کھاتا، تو گدھے نے جواب دیا کہ میں پہلے ہی بیوقوفی میں لوگوں میں ضرب المثل بنا ہوا ہوں، تو بھنگ کھا کر اور بیوقوف بنوں، لیکن بندے اس کا رگڑا پیتے من، اللہ میں پہنچے ہوتے، پہلے علماء فرماتے تھے کہ وہ چھری یا چاقو جس کے ساتھ لکڑی کا دستہ نہ ہو اس کے ساتھ کسی جانور کو ذبح کرنا ناجائز ہے لیکن آج ذبیحہ کا کوئی سوال ہی نہیں، امریکہ سے ڈبوں میں بند مرغی آتی ہیں حرام، پاکستان کے مسلمان کھاتے ہیں۔ خنزیر کا گوشت کھاتے ہیں، تو یہ در اصل چھوٹی چھوٹی باتیں نہ تھیں۔ وہ علماء ربانیین تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ اگر اس بدعت کو نہ روکا گیا۔ تو اس سے کل جب ہزاروں اس سے کہیں بڑی بدعتیں شروع ہو گئیں تو ان کا روکنا مشکل ہو جائے گا یہ چھوٹی چھوٹی باتیں تشدد نہیں، یہ تو پختگی ہے دین میں، یہ علیحدہ بات ہے کہ کوئی تن آسانی و ہوائے نفس کے لئے خرد کا نام جنوں رکھ دے۔ اور جنوں کا خرد، دیکھئے اگر بدن پر معمولی سی پھنسی یا پھوڑا نکل آئے تو کیا چھوڑ دیتے ہیں کہ چلو خیر ہے۔ یہ تو چھوٹی سی پھنسی ہے، یا کپڑا پھٹ گیا تو چھوڑ دیتے ہیں۔ چلو جی ذرا سا ہے اگر اسے چھوڑ دیا جائے تو کپڑا زیادہ پھٹتا جائے گا، کیا اس کپڑے کو مرمت کر لینا یہ کوئی تشدّد ہے۔ بس یہی حال دین کا ہے، مگر یورپ اور امریکہ نے مسلمان کو "خاص کر ہماری نئی پود کو علماء سے نئی پود کو بدظن کر دیا ہے اس لئے دینی روایات محفوظ نہ رہ سکیں، اچھی اچھی باتیں مسلمان چھوڑ بیٹھا آج سے چند سال قبل مسلمان اسلامی تہذیب و تمدّن کو اپنائے ہوئے تھے تو لباس تک کی تشکیل ایسی تھی کہ جس کا نام مشروع رکھا گیا۔ لیکن اب مرد بھی ریشمی لباس پہنتے ہیں، بلکہ بٹن کے لگانے میں اس بات کو مدنظر رکھتے کہ لباس سے کوئی ایسی چیز تو ظاہر نہیں ہو رہی۔ جو ہمارے مذہب کے منافی ہو کیونکہ لباس بطور ستر کے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس وجہ سے پہلے عورت کا گریبان کندھے یا پیٹھ کی طرف ہوتا ہے۔ اس وجہ سے ان کا دین محفوظ تھا، اگر اس وقت اس چیز کی پابندی کی جاتی تو آج امت مرحومہ کو یہ کچھ نہ دیکھنا پڑتا۔ عورتیں سر سے ننگی بال کٹے ہوئے، بازو ندارد، کس بے حیائی اور بے غیرتی کا مظاہرہ کر رہی ہیں، کہ کسی شریف آدمی کا کس ضرورت کے لئے کبھی بازار جانا ایمان کا سودا کرنا ہے۔ اور بقول جانشین شیخ التفسیر حضرت

مولانا عبیداللہ انور دامت برکاتہم کے کہ لاہور کی انارکلی جہنم کی وہ گھاٹی ہے۔ جہاں سے ایمان کو بچا کر لے جانا، "کارِدار" اب تو لاہور کیا۔ ہر چھوٹے چھوٹے شہر۔ ہر جگہ بے حیائی کے عام مظاہرے ہوتے ہیں، پردہ کلب کی خواتین کمروں میں بند ہو کر اندر قرآن خوانی کرتی ہیں۔ دوسرے دن اخبار میں سب کا فوٹو آجاتا ہے، میرے دوستو! جب تک اسلام کے اصولوں کو نہ اپناؤ گے، بے چینی۔ اضطراب کبھی ختم نہیں ہو سکتے، آج روحِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے ناراض ہے۔ جس کی وجہ سے کہیں ہم سیلابوں سے دوچار ہیں۔ کہیں زلزلے آ رہے ہیں۔ کوئی بھوک سے مر رہے ہیں۔ کسی کو سر چھپانے کی کوئی جگہ نہیں ملتی، جب تک ملک سے بے حیائی ختم نہ کی جائے گی۔ اور کوئی اصول کارگر ثابت نہ ہوگا، بدعت کا مطلب صرف ڈھول بجانا ہی نہیں، کوئی نئی دین میں پیدا کی جاتے، جس سے اسلام کو نقصان پہنچ رہا ہو۔ وہ بدعت ہے، نماز میں ہر رکعت میں دو سجدے کرنے ضروری ہیں۔ اب اگر کوئی دو کے بجائے تین سجدے کرتا ہے، اور دعویٰ یہ کرتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے بہت محبت ہے تو اس کی یہ نماز مردود ہے اللہ کے ہاں پسند نہیں، کیونکہ اس نے دین میں یہ اختراع کی شارعؑ کے حکم کے خلاف چلا۔ اسی لئے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی بدعت کو رواج دیا جاتے وہاں سے میرا طریقہ اٹھا جاتا ہے، شاید آپ میں سے میرے جو بوڑھے بزرگ ہیں ان کو معلوم ہوگا کہ ہمارے علاقہ چھچھ میں آج سے چالیس سال قبل عورتیں جب کپڑے دھوتیں، اگر کوئی عورت اپنے کپڑے درخت پر اونچی جگہ خشک ہونے کے لئے لٹکاتی تو باقی اسے شرم دلاتیں یعنی اتنا اہتمام ہوتا کہ عورتوں کے کپڑے بھی غیر محرم نہ دیکھیں۔ اگر اس مسئلہ کو ترک نہ کیا جاتا، تو آج یہ حالت کیوں پیش آجاتی، کہ عورتیں خود جا کر درزیوں کو کپڑوں کا ناپ دیتی ہیں، پھر جو وہاں ہوتا ہے وہ آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں اب جو ٹیڈی لباس بناتے جاتے ہیں۔ ان کے متعلق جو واقعات سننے میں آتے ہیں۔ اللہ کی پناہ! میرے دوستو! اور بزرگو! اس میں نیک نیتی، بدنیتی کا سوال نہیں، یہ باتیں ہمارے معاشرے، ہماری سوسائٹی۔ ہمارے مذہب کے خلاف ہیں، علمائے متقدمین کے ان چھوٹے چھوٹے مسائل ہیں جن کو ہم چھوٹے سمجھتے ہیں حالانکہ یہ تو دروازے ہیں نیکی کے بھی۔ اور بدی کے بھی، بحث مباحثے ہوتے پھر ان کے حق میں اور مخالفت میں فتویٰ دیا جاتے، وہ علماء بیٹا تھے، اور انہیں ان چھوٹی چھوٹی چیزوں سے پیدا ہونے والے۔ بڑے بڑے مسائل اس وقت نظر آتے تھے، میرے دوستو! یہ سب بدعات ہیں۔ جن میں آج عوام کیا، علماء، اور پیر حضرات بھی پھنسے ہوئے ہیں، وہ لوگ جن کے آباؤ اجداد چلتا پھرتا اسلام تھے۔ آج ان کی اولاد دین کو چھوڑ بیٹھی ہے، چھوٹے چھوٹے مسائل کو ترک کرتے کرتے آج ہم بڑے دور چلے گئے ہیں۔ ہم سے دین ختم ہوگیا ہے، آپؐ کی پوری اتباع ہم سے نکل گئی ہے، اس لئے کہ بدعات کو ہم نے اپنے گھروں میں جگہ دی۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بدعت کو ترک کرنے اور سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماتے۔ آمین۔

بقیہ: مفید معلومات

جائیں گے اکثر ممالک کے جہاز سمندر آپ کو کھڑے نظر آئیں گے۔ انڈونیشیا کا اگر کوئی جہاز کھڑا ہوا ہو گا تو آپ کے پاکستانی جہاز پر لگے ہوئے سبز پرچم کو دیکھتے ہی انڈونیشیا کے مخلص مسلمان اپنے جہاز کے اندر ہی سے نعرۂ تکبیر بلند کر دیں گے اور آپ کو ہاتھ ہلا ہلا کر سلام کہیں گے۔ پاکستان کے لوگوں سے انڈونیشیا کے لوگوں کو بڑی محبت ہے اور اس کا جو ثبوت حالیہ جنگ میں ان لوگوں نے دیا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔

بقیہ: مجلسِ ذکر

ذکر و عبادت میں وقت صرف کریں گے خیرات و صدقات کریں گے۔ تو آخرت میں اس کا پھل جنت کی شکل میں ملے گا۔ اگر اس کے برعکس اس دنیا کو اللہ کی نافرمانی اور گناہوں میں بسر کریں گے۔ عبادت و ذکر سے غافل رہیں گے تو آخرت میں عذاب الٰہی میں مبتلا ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی دنیا اور آخرت بہتر فرمائے۔ (آمین!)

آج ہم دنیا کی بہتری کے لئے بہت تگ و دو کرتے ہیں۔ بیوی بچے بیمار ہو جائیں تو فوراً ڈاکٹر کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ آخرت کی نجات کی کوئی فکر نہیں

اگر بیوی بچے روحانی امراض میں مبتلا ہیں۔ دوزخ کی آگ کی طرف جا رہے ہیں۔ تو ہمیں کوئی فکر نہیں۔ ان کو بچانے کے لئے کوئی کوئی کوشش نہیں کرتے۔ حضرت اکبر الٰہ آبادی کا یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

سب کو یہ مسلم ہے کہ معبود وہی ہے۔
کم ہیں جو سمجھتے ہیں کہ مقصود وہی ہے۔

ہندو سکھ غیر مسلم اور مسلمان سب اللہ کو معبود اور خالق سمجھتے ہیں۔ مگر اللہ کو راضی کرنے کا خیال صرف مسلمان کو ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو زبانی خرچ جمع کرنے کی بجائے عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ دین اسلام پر خود عمل کرنے اور دوسروں تک اس کی نشر و اشاعت کی ہمت و توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین)

بچوں کا صفحہ

حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ اور دہریہ کے درمیان مناظرہ

حافظ عتیق جالندھری (سکھر)

مناظرہ کا وقت ہو چکا ہے۔ دہریہ اسٹیج پر موجود ہے مگر ابھی تک امام اعظمؒ تشریف نہیں لائے۔ دہریہ خوب چیخ رہا ہے۔ مسلمان سب خاموش ہیں۔ اچانک حضرت امام اعظمؒ کی تشریف آوری ہوتی ہے۔

دہریہ: اسلام میں وعدہ وفائی پر بہت زور دیا گیا ہے۔ مگر آپ نے مسلمانوں کے امام ہوتے ہوئے وعدہ خلافی کی..... یعنی وقتِ مقررہ کے بعد آئے۔

امام اعظمؒ: بھئی! میرا ایک عذر ہے۔ اگر سنو تو.....!

دہریہ: ضرور کہئے!

امام اعظمؒ: اس بات کا مجھے بھی اعتراف ہے کہ میں وقتِ مقررہ پر نہیں پہنچا۔ بات دراصل یہ ہے کہ میرا گھر دریا کے دوسرے کنارے پر ہے۔ اور مجھے دریا پار کر کے یہاں آنا پڑتا ہے۔ اور آج جبکہ میں دریا پار کرنے کے لئے آیا تو مجھے یہ دیکھ کر بے حد تشویش ہوئی کہ وہاں کوئی کشتی نہیں جس سے میں دریا پار کر سکوں۔

دہریہ: (بات کاٹتے ہوئے) اچھا! تو پھر تیر کر آئے ہو!؟

امام اعظمؒ: بھئی! مجھے تیرنا بھی تو نہیں آتا نا!

دہریہ: تو پھر یہاں کیسے پہنچ گئے۔؟

امام اعظمؒ: ابھی بتاتا ہوں، مگر دیکھو! بات نہیں کاٹنا۔ جو غلطی ہو تو بعد میں بتا دینا۔

دہریہ: بہت اچھا!

امام اعظمؒ: اچھا! تو میں عرض کر رہا تھا کہ دریا پر کوئی کشتی وغیرہ نہ تھی۔ اب "مرتا کیا نہ کرتا" وہاں ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر کشتی کی آمد کا انتظار کرنے لگا۔ میں اپنے خیالات میں گم تھا کہ اچانک میرے سامنے والا درخت خود بخود کٹ گیا، پھر اس سے تختے بھی خود ہی بن گئے۔ پھر ان میں کیلیں بھی خود بخود ہی لگنیں شروع ہو گئیں۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک کشتی تیار ہو گئی پھر وہ خود بخود پانی میں اتر گئی۔ اس میں سے آواز آئی "اے ابو حنیفہ! میرے اندر سوار ہو کر دریا پار کر لو۔" اور میں نے اس میں سوار ہو کر بڑے آرام سے دریا پار کیا۔ اور یہاں پہنچ گیا۔

دہریہ: غلط! بالکل غلط!!

امام اعظمؒ: کیوں بھئی! اس میں غلط کیا چیز ہے؟

دہریہ: تم تو مجھے خبطی معلوم ہوتے ہو! بھلا درخت کبھی خود بخود کٹ سکتے ہیں؟ اور بغیر کاریگر کے (خود بخود) کشتیاں بن سکتی ہیں؟

امام اعظمؒ: اگر ایک درخت بغیر کسی کاریگر نہیں کٹ سکتا اور کشتی بغیر بڑھئی کے نہیں بن سکتی تو دنیا کے کائنات کا اتنا بڑا کارخانہ بغیر کسی چلانے والے کے کیسے چل سکتا ہے؟

اثبات کا بغلیں جھانکنے کے سوا اس کے پاس اور کوئی جواب نہ تھا لوگوں نے خوشی اور مسرت سے بھرپور زندہ باد کے نعرے لگانے شروع کر دئے اور دہریہ دُم دبا کر بھاگ نکلا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہزاروں کی تعداد میں منکرین خدا مسلمان ہو گئے۔

نعتِ رسولؐ

(عابس نظامی)

سب سے بڑے انسان محمدؐ
دو عالم کی جان محمدؐ

خلقت میں ذی شان نبی ہیں
نبیوں میں ذی شان محمدؐ

حق کی طرف سے لے کر آئے
دنیا میں قرآن محمدؐ

آپؐ کے در کے ادنیٰ گدا ہیں
بڑے بڑے سلطان محمدؐ

اس دنیا کی ہر اک شئے پر
آپ کا ہے احسان محمدؐ

آپؐ کی الفت سے عقبیٰ میں
بخشش کا سامان محمدؐ

آپؐ کی ہے ساری خلقت میں
سب سے اونچی شان محمدؐ

آپؐ کی اک اک بات کے اوپر
میرا ہے ایمان محمدؐ

آپؐ کے روضے کی ہو زیارت
بس ہے یہ ارمان محمدؐ

تیری دعا سے ہو عابدؔ کی
ہر مشکل آسان محمدؐ

خوب پھلے پھولے دنیا میں
پیارا پاکستان، محمدؐ

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

ٹیلیفون ٦٧٥٢٥

رجسٹرڈ ایل ۶۰۴۷ نمبر

The Weekly "KHUDDAMUDIN"
LAHORE (PAKISTAN)

چیف ایڈیٹر عبیداللہ انور

منظور شدہ محکمہ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۶۳۲۱ مورخہ ۳ مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۲۳۷-۲۴۸۱ مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۵۶ء
(۳) کوئٹہ ریجن بذریعہ چٹھی نمبری DD ۹-۲-۷۶۶/۹/۳۹ مورخہ ۲۴-اگست ۱۹۶۴ء

ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں!

بہت سے ایجنٹ حضرات ایسے ہیں جن کے ذمے تین یا چار ماہ کے بل واجب الادا ہیں باوجود بار بار یاددھانیوں کے یہ حضرات بلوں کی ادائیگی نہیں کرتے بلوں کی ادائیگی میں تاخیر ادارہ کے لئے موجب پریشانی ہے کاغذ دن بدن گراں ہو رہا ہے اور دیگر اخراجات میں بھی اضافہ ہو رہا ہے مگر ایجنٹ حضرات ادارہ کی اقتصادی پریشانی کی طرف بالکل توجہ نہیں فرماتے۔

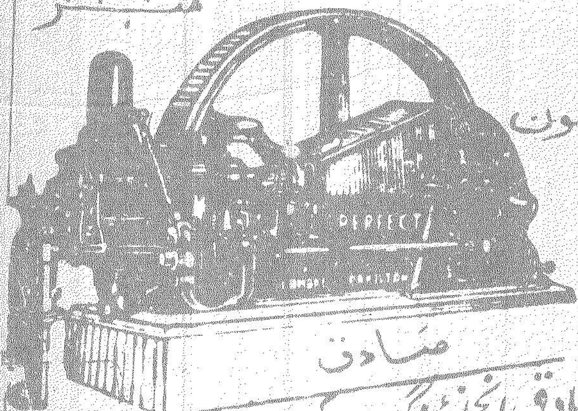
ان حالات کے پیش نظر ادارہ نے فیصلہ کیا ہے کہ جو حضرات ۱۵ / دسمبر تک حساب بے باق نہیں کریں گے انکے نام ترسیل بند کر کے اور اس مقام پر ایجنسی کا متبادل انتظام کیا جائے۔

لہٰذا جن حضرات کے ذمے تین چار چار ماہ کے بل واجب الادا ہیں۔ فوراً روانہ فرما کر حساب بیباق فرمائیں ۱۵ / دسمبر ۱۹۶۶ء تک ان حضرات نے اگر حساب بیباق نہ کیا تو ان کے نام شائع کر کے اس مقام پر ایجنسی کا متبادل انتظام کیا جائے گا۔

امید ہے اعلان ہذا پڑھتے ہی تمام ایجنٹ اپنا اپنا حساب فوری بیباق کر کے ادارہ کے ساتھ تعاون فرمائیں گے۔ (ادارہ)

مقامات ولایت

حضرت شیخ التفسیر نور اللہ مرقدہ کے سوانح کا دوسرا حصہ ہے۔ آپ کے علمی عملی اور روحانی مقام کو کتاب و سنت کی روشنی میں نہایت شرح و بسط سے پیش کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے عصر حاضر کے قطب الاقطاب اور مجاہد اکبر کی مکمل زندگی کا نقشہ سامنے آتا ہے۔ اس پر بھی حضرت قاری مولانا عبیداللہ انور صاحب نے نہایت عاقلانہ نظر ثانی فرمانے کے بعد طباعت کی اجازت بخشی تھی — قیمت بلا جلد چھ روپے



فیروز سنز لمیٹڈ لاہور میں باہتمام عبیداللہ انور پبلشر چھپا اور دفتر خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع کیا